







# فہرست کتاب چہار کلزار شہدا

صفحہ

۷	کلزار اول منقسم چہار چمن پر
۷	چمن اول ذکر اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۱۴	چمن دوسرا فضائل میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۲۵	چمن تیسرا کیفیت میں وفات حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۴۱	چمن چوتھا کرامات میں حضرت ابو بکر صدیق کے رض
۴۷	کلزار دوسرا منقسم چہار چمن پر
۴۷	چمن پہلا کیفیت اسلام میں حضرت عمر فاروق کے رض
۵۴	چمن دوسرا فضائل میں حضرت عمر فاروق کے رض
۶۵	چمن تیسرا کیفیت شہادت میں حضرت عمر فاروق کے رض
۷۵	چمن چوتھا کرامات میں حضرت عمر فاروق کے رض

۸۱

گلزارِ مقسم چارِ چمن پر

۸۱

چمنِ بدایہ کیفیتِ اسلام میں حضرت عثمانؓ فی النورین کے رفو

۸۲

چمنِ دوسرے فضائل میں حضرت عثمانؓ فی النورین کے رفو

۸۹

چمنِ تیسرے کیفیتِ شہادت میں حضرت عثمانؓ فی النورین کے رفو

۱۰۹

چمنِ چوتھا کرامات میں حضرت عثمانؓ فی النورین کے رفو

۱۱۵

گلزارِ چوتھا مقسم چارِ چمن پر

۱۱۵

چمنِ بدایہ کیفیتِ اسلام میں حضرت علیؓ سداۃ العالک کے رفو

۱۱۸

چمنِ دوسرے فضائل میں حضرت علیؓ سداۃ العالک کے رفو

۱۳۰

چمنِ تیسرے کیفیتِ شہادت میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے رفو

۱۳۵

چمنِ چوتھا کرامات میں حضرت مولیٰ مشکل کشا کے

تمت

محمد رسول الله والذين معه أشد على الكفار

كتاب طباطبائيف خاتمة الانوار لشيخنا محمد فضل خان صاحب



مصحح وتمام بنده كثرين سيد جمال الدين طبع في

مطبع مظهر العجائب مدراس سنه ۱۲۸۱



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد حامدین کی ویسے خلاق علی الاطلاق کو زیبا ہی  
 جس نے یکشت خاک کو یہ قدرت سے بصورت انسان کی  
 بنایا اور ملائکہ کرام کا سجدہ کیا اور ذریت میں انکے  
 لسیکو شقی کیسکو سعید تسلیم قدر سے لکھا اور رسولوں غمخیزوں  
 کو مبعوث کر نیک و بد کا شعور عنایت کیا اور قرآن مجید  
 و فرقان حمید میں بابر تلک الرسل فضلنا بعضهم  
 علی بعض منهم من کلم اللہ و دفع بعضهم

درجائے قرب تفاوت پیغمبروں کا بیان فرمایا اور صلوٰۃ  
 و سلام رسول خاص المبعوث الی کافہ انام پر ہوئی کہ حسیرۃ  
 وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْهَاتِ  
 بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّوْنَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ  
 اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا  
 بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
 نازل فرمایا اور تمام رسولوں پیغمبروں کا سراج و خاتم الرسل  
 مکرر دانا اور پورا پر آل و صحاب اوسکے کہ قوانین اسلام کی تقویت  
 و ترویج دی اور اپنے جان عزیز و مال کثیر کو خدا و رسول کی  
 راہ میں شہداء کی جمعین الی یوم الدین بعد حمد اور صلوٰۃ کے  
 ناظران اخبار محمدی و واقفان سیر مصطفوی پر مخفی و محتجب



رہی کہ جب یہ خاک پای اہل اسلام و استانبہ روبرو علماء  
 غیر الانام علیہ التحیۃ والسلام امیدوارِ رحمت و نیروان و ستمند  
 فخرانِ حمان محمد فضل رحمان بن مولوی محمد عبد القادر  
 بن تاج العلماء زمان مالک نام فتویٰ سند نشین عدل و انصاف  
 معارف باللہ و مادی الی اللہ مولانا حاجی الحرمین الشریفین  
 حافظ مولوی محمد فضل اللہ صاحب ادا م اللہ ظلالہ اوزاد اللہ  
 فیضہ فی الخلائق نظر کیا کہ اکثر رسائل کی کیفیت و فائزین جناب  
 رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر شہادت میں  
 سید الشہداء امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی  
 زبان ہندی اور فارسی میں مسطور ہیں اور کیفیت شہادت  
 خلفاء راشدین میں کوی کتاب نظر میں نہیں آئی سو اسطے

عہد دولت میں جناب نواب نامدار فلک اقدار سکندری  
 ارسطو فطرت دار حشمت کی قیبا و رقم وزیر اعظم عالی ہمس  
 سراج منیر و دومان محمدی خلاصہ خاندان مرتضویٰ زیر باد بیکوہ  
 یکتائی ممالک اصفیہ نواب مستغنی الصفات میر تراب علی  
 بہادر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک یادہ کری کریم  
 لم یزل اپنی حبیب کریم کی تصدق سے عمر اور اقبال و نکاح  
 اور حق سبحانہ جل شانہ یمین اور برکت سے اُن چار یار  
 مصطفیٰ اور تائید سے روح مبارک مرتضیٰ کے ہموارہ نامور  
 موبد لنگار ہی کہ تمام خلق کو داد اور انصاف سے مسرور اور  
 خود بخود وجود و سخاے مستغنی فرمائی کہ ہر کہ و مہ اس  
 شعر کو ترغیم کر رہا ہی شعر ترا دیدہ و حاتم رشید ہاشمی

کے بود مانند دیدہ پڑ موافق ارشاد برادر دینی و محبوب  
 یقینی الزار بقبر رسول الثقلین و حاجی البحرین محمد منور صاحب  
 یہ محمدان کتب صحیحہ و معتبرہ اس سنت و الجماعت مانند  
 تاریخ خلفاء مولانا جلال الدین سیوطی و استیعاب احوال اصحاب  
 ابن عبد البر و روضۃ الاحباب ملا جلال الدین محدث و تفسیر  
 فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب ہلوی سیرۃ محمدی  
 مولوی محمد کرامت العلی الدہلوی و تفسیر معالم التنزیل و شواہد النبۃ  
 و غیر ہم سے انتخاب کر ترجمہ اسکا ہندی زبان میں بقدر وصلہ  
 اپنی تحریر کیا اب خدا کریم لم یزل سے امیدوار ہی کہ برکت  
 سے اُن چار بار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منبت  
 خاک غریب بحر عصیان کو نابہنم سے آزاد کرے تعلیم سکون

و شہداء فی سبیل اللہ کی رکھی اور اس سال کو چار  
 گلزار شہداء نامزد کیا اور ہر گلزار کو چار چمن تقسیم کیا  
 گلزار اول منقسم چار چمن پر چمن اول ذکر اسلام میں امیر المؤمنین  
 خلیفہ رسول اللہ سیدنا و مرشدنا حضرت ابو بکر صدیق صاحب  
 رسول اللہ رضی اللہ عنہ چمن دوم و سمر افضایل میں چمن تیسرا  
 ذکر وفاتین چمن چوتھا ذکر کرامات میں چمن اول ذکر اسلام  
 میں حضرت ابو بکر صدیق کی منشیان اخبار اخبار محمدی و محرران سیرت  
 احمدی کی دفاتر قدیمہ میں ایسا تفسیر کنی ہیں کہ اسم مبارک ابو بکر کا  
 عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن  
 بن مرہ بن لوی بن غالب قرشی تھا طبرانی عبداللہ بن زبیر  
 روایت کی کہ ابو بکر کا نام عبداللہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمای کہ تو عتیق اللہ یعنی آزاد کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا ہی ناز و رحم ہے  
 اس واسطے اپکا نام عتیق مشہور ہوا ابن سعد ابن کثیر میں روایت  
 کرتی ہیں کہ نام اپکا عتیق ہی مگر صحیح ہے کہ لقب ہی اور لقب  
 شریف اپکا صحیح ہی ایسا کوئی شخص نہیں کہ منسوب ہو سکے  
 اس کی عیب کیا جاوے قاسم بن محمد بن ابی عایشہ صدیقہ سے روایت  
 لکھی ہیں کہ نام ابو بکر کا عبد اللہ تھا اور ابو قحافہ کو تین فرزند تھے  
 ان تین کا عتیق نام رکھے تھے اور استیعاب میں مذکور ہے  
 کہ نام خلیفہ اول کا عبد الکعبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تبدیل فرمای اور وجہ صدیق کی یہ ہے کہ جو امر خدا کا رسول اللہ  
 فرمائی ابو بکر بنی شبہ اور بنی تامل اس کو تصدیق کرتی اور بعض  
 کہتے ہیں کہ جب حضرت رسول مقبول کو معراج ہوا اور کفار و

سماعت سے اس حالت غریب کے متعجب ہو ابو بکر صدیق کے  
 مکان مبارک پر اگر بارش دنیوی کو ظاہر کئے ابو بکر کہے کہ جو ایشا  
 رسالت پناہی ہی نب صدیق و درست ہی وہ کفار برہن  
 و دلائل چاہے ابو بکر جواب فرمائے کہ حضرت جبریل امین  
 سدرۃ المنتہی سے ان واحد میں زمین پر کیا نزول کرتے  
 ہیں وہ کفار بحکم فہت الذی کفر واللہ لایہدی  
 القوم الظالمین زرد و شرمندہ ہو چلے گئی اس وزے  
 بلفظ صدیق لقب مشہور ہوا اور والدہ شریفہ کی کنیت  
 ام النخیر نام انکا سلمیٰ بنت ضمیر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد  
 بن تیم مرہ چھری ہیں ابو قحافہ کی تھی ابو قحافہ عام فتح میں ابو  
 ام النخیر پہلے انکی اسلام لای کیفیت اسلام حضرت ابو بکر

میں ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام  
 حضرت ابوبکر کا شبیہ وحی سے ہی کہہ گئے کہ حضرت ابوبکر  
 سے مروی ہے کہ فرمائی انہوں نے اگے مبعوث ہو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خواب دیکھا میں کہ نورِ شمارِ آسمان  
 بامِ کعبہ پر اترتا اور ہر مکان مکہ معظمہ کو منور کر دیا پھر وہ نور لگا  
 ہو گیا پھر وہ نور سالم میری مکان میں آگیا میں نے دروازہ کھلا  
 مبدیٰ دیکھا جب صبح ہوئی تعبیر اس کی راہب یہودی کے پاس  
 گیا وہ راہب جواب دیا کہ یہ خواب ضیغاتِ احلام ہے  
 اعتبار ہی جب میں بعد چند روز کے طرفِ شام کے واسطے  
 تجارت کے گیا اور بحیرہ کی عبادت گاہ کی نزدیکی پہنچا  
 پھر اس راہب سے تعبیر خواب کی استفسار کیا وہ پوچھا کہ تم

کو جسے قبیلہ کی ہو میں جواب دیا کہ مرد قریشی ہوں و تمہیں  
 خواب کی یہ کہ کہ خدا تعالیٰ تم میں سے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا  
 کرے گا اور تم بعد اُن کے خلیفہ ہو گے جب میں کہہ کہ آیا اور حضرت  
 محمد رسول اللہ مبعوث ہوئی اور مجھ کو دعوتِ اسلام فرما  
 میں در جواب علامت نبوت کی طلب کیا فرما رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ روایتیں اور تعبیریں یہودی و عیسائی  
 بحیرہ کی بھی نشانی ہی عرض کیا میں کہ اگلو اس امر سے کون  
 اطلاع کیا حضرت فرمایا کہ جبرئیل فرشتہ خدا کا مجھ کو  
 آگاہ کیا پھر بے توقف ایمان لایا میں روضۃ الاحباب میں  
 مرقوم ہے کہ جب حق تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف  
 خلائق کے واسطے تبلیغ احکام کی مبعوث کیا اور معجزات



آپسے ظاہر ہونا شروع ہو حضرت رسالت مآب بی بی خدیجہ  
 کبریٰ کو دعوتِ اسلام کئے بی بی خدیجہ نے شک نہ کروایا  
 لائے اور اس روز کے آخر میں با دوسرے روز حضرت علی  
 کہ حضرت رسالت مآب کی نزدیک تربیت پرورش ہوئے  
 تھے بشرفِ اسلام شاد کام ہوئے بعد اُنکے زید بن حارثہ  
 آزاد کی ہوی بی بی خدیجہ کے اسلام لائے بعد اُنکے حضرت  
 ابوبکر صدیق اسلام لائے اور بعض اہل سیر کے نزدیک ابوبکر  
 بعد بی بی خدیجہ کے مشرف باسلام ہو پہر ابوبکر اپنے احباب و  
 دوستان کو دعوتِ اسلام کئے حضرت عثمان بن عفان و  
 زبیر ابن العوام و طلحہ و سعد ابن ابی وقاص و عبد الرحمن و غوث  
 ابوبکر کے اسلام لائے من بعد عثمان ابن مطعون و ابو عبیدہ بن جراح

ابو سلمہ وغیرہ اسلام لائے آج اگر حضرت علی سے روایت  
 نہیں کہ فرماتے اول مروج سے جو اسلام لایا ابو بکر میں ابن  
 بن ابی روی سے روایت کئی ہیں کہ ابو بکر اول اسلام لائی  
 حدیث خیشہ زید بن ارقم سے روایت کئے ہیں کہ اول  
 براہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر نماز ادا کی حدیث  
 لبرانی کتاب کبیر میں شعبے سے روایت کئے کہ اول ابو بکر  
 اے بعض اختلاف کئے ہیں کہ بی بی خدیجہ و ابو بکر میں کون  
 اول اسلام لائی اور اجماع علما کا اس امر پر یہ کہ ابو بکر ابتدا  
 اسلام سے وفات تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نزدیک ہے سفر و حضر میں جدا نہیں ہوئے مگر حقیقت اس کا  
 حکم فرمائی اور صحابہ و مدین ساتھ ہی حدیث و اقطنی

اپنی بچی سے اور وہ حضرت علی ابن طالب سے روایت کئے  
 کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیر کہ حق تعالیٰ نامزد کیا  
 ابو بکر کو اپنے نبی کے زبان سے صدیق کر اور آپ بعد وصال کے  
 تولد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تولد ہو حدیث  
 زید بن اصم سے روایت ہے کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ ابو بکر تم بڑے ہو یا میں بڑا ہوں ابو بکر عرض کئے یا رسول اللہ  
 آپ بڑے اور میں زیادہ عمر والا ہوں یہ حدیث محدثین کے نزدیک  
 بہت غریب ہے چمن و سر افضایل میں حضرت  
 ابو بکر صدیق کے سخن سنان معافی و شیرین کلامان مکتہ دانی  
 بنو ک عامہ گہر ریز غنبر بن شمامہ یون لائے ہیں کہ شان میں اس  
 سرمنشا خلافت کبریٰ کی جو حق تعالیٰ آیات متعددہ نازل فرمایا

حبیب

اگر یہ علم و حصر اس کا انسان کو یا راہبین کہ کر کے قرطاس پر چلو  
 دیوی اما مجھیں تھماو تیر کا چند آیات مرقوم کیا جاتا ہے اور آیت  
 بنوی بقول مشت نمونہ از خروار ہی لکھا جاتا ہے اگر تمام آیت  
 و آیات کلام مجید جمع کیا جاوے ایک فتر صمدہ ہو جاوے  
 قوله تعالى ثَانِي اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُولُ  
 لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا قَوْلَهُ تَعَالٰی وَشَاوِدُ  
 فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ قَوْلَهُ تَعَالٰی  
 وَلَمَّا خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّانٍ قَوْلَهُ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِي  
 يَصِيَّبُ عَلَيْكُمْ مَلَائِكَةً قَوْلَهُ تَعَالٰی وَتَزَعْنَا مَا فِي  
 صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرٍّ مُّتْقَابِلِينَ  
 قوله تعالى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا

اِلٰی قَوْلِهِ تَعَالٰی وَغَدَا الصِّدْقُ الَّذِي كُنَّا يُؤْمِنُ بِهِ  
 قَوْلَهُ تَعَالٰی وَسَيَجْزِيَنَّهَا الَّذِي يُوَفِّي تِمَالَهُ  
 بَتَرِكُنَّ وَمَا لِحَدِّ عِنْدَهُ مِنْ نِّعَةٍ فَجُزِي الْكَافِرُ  
 وَجِهَ رَبِّهِ الْاَعْلٰی فَلَسُوْفَ يَرْضٰی اور خلیفہ اولی کی دعوت  
 سے پانچ اصحاب عشرہ مبشرہ سے اسلام لائے اور کئے  
 مسلمان کو جو کفار قریش کے قید میں بسبب لانے اسلام کے خدا  
 کہے تھی خرید کر کے فی سبیل اللہ آزاد کی انہیں سے ایک حضرت  
 بلال مؤذن رسول اللہ تھے قصہ انکا مختصر ایہ ہے کہ وہ امیہ ابن  
 کی ملوک تھے وہ کافرو بسبب اسلام لانے کے بلال کو ریگ  
 و سنگھائی گرم سے اذیت دیتا اور تمام شب دوسرے غلاموں کو  
 بولے باری باری سے مار کھلوانا بلال سوای اس لفظ کے

مبشر

کہ میرا خدا ایک اور لاشریک ہی دوسرا لفظ ارتداد کا نہیں کہتے  
 ناگہان گذرا بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کافر کے مکان کے  
 طرف پہنچی حضرت ابو از نوہ و فغان بلال کی سماعت فرما کے  
 کیفیت دریافت کر اس ملعون کے نزدیک و تقبّل ہو  
 بہت پسند و نصیحت فرمائی وہ ملعون جواب کہا کہ تلو اگر کسی  
 خواہش اور شوق ہی ہو اسکو خرید لیو حضرت ابو بکر صدیقؓ  
 جواب دی کہ عین رضامندی و خوشنودی میری ہی وہ ملعون  
 کہا کہ تم اسکو خرید کر اسکو گئی حضرت فرمائی کہ قیمت اسکی کیا ہے  
 وہ جواب دیا کہ نسطاس رومی اسکے بدل میں دیو اور نسطاس رومی  
 ایک غلام فن تجارت میں ممتاز اور مالک و ہزار دینار ابو بکر  
 صدیقؓ کا غلام تھا پھر حضرت اس رومی کو بلال کے مقابلہ میں بکر لے

اور جناب رسالتناہ میں مانجرا کا عرض کرنا آزاد کے دوسری  
 عام بن فہیرہ کو ایک طلہ کو بنی جد علیؑ خرید کر کے آزاد کر کے  
 عام عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اور میر معونہ کے  
 روز شہید ہوئی اور اکابر صحابہ رسول اللہ سے ہوئی قمیری  
 ظہیرہ جو تھی مہدیہ دختر ان کے ایک عورت بنی عبدالدار کی ملو کہ  
 تھی اور وہ کافرہ سب عداوت اسلام کی ان دونوں کو  
 نہایت اذیت دیتی حضرت ابو بکر صدیقؓ بہت سی فہمائش  
 اس کافرہ کی فرمائی جب کچھ اثر پذیر ہوا ان دونوں کو خرید کر  
 آزاد فرمائی اتفاقاً بصارت ظہیرہ کی سبب مرض چشم کی  
 جاتی رہی کفار بنی عبدالدار کے طعن شروع کی کہ سبب چھوڑ  
 دینا لات وغزنی کے اس صدمہ میں گرفتار ہوئی ظہیرہ کہی خدا ہی جانتا

اختیار ہی جو چاہتا ہی ظہور میں آیا ہی لاث غزی کا کچھ اختیار نہیں  
 حق تعالیٰ کریم کا ریزہ کی درگاہ اقدس میں راضی برضا رہنا مقبول ہو  
 اور نصارت انکی عود کی ایسا ہی کہی مسلمانوں کو خرید کئے او  
 فی سبیل اللہ آزاد فرمائی فضیلت احمد ابو ہریرہ سے روایت  
 کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نفع دیا مجھ کو  
 مال کیسیکا جیسا کہ نفع دیا مجھ کو مال ابو بکر کا ابو بکر سماعت سے  
 اس ارشاد نبوی کے بہت سا گریہ کنان عرض کئے کہ جان میری  
 اور مال میری سب آپ کے ہیں یا رسول اللہ فضیلت ابن عمار  
 بی بی عائشہ صدیقہ اور ابو سعید عمر بن خطاب سے روایت کئے ہیں  
 کہ وقت اسلام لانی کے ابو بکر صدیق کے نزدیک چالیس ہزار دینار  
 یا دوسرے تہی سب اللہ کی راہ میں دے دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے



ہجرت کی تیاری میں صرف کی فتح العزیز میں مذکور ہی کہ سو اسی  
 چھ ہزار درہم کی ابو بکر صدیق کے فردینک کچھ باقی تھا پھر وہ  
 بھی خریدی زمین مسجد نبوی قیاری اسباب ہجرت میں صرف  
 کئے ایک روز قمیص گلیم کو رشتہ بوریہ سے دخت کر حضرت  
 میں رسالت پناہ کی حاضر ہوئی نا کہا حضرت جبریل امین علیہ  
 السلام نزول فرما حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 عرض کئے کہ یا رسول اللہ ابو بکر ایسا مالدار ہو کر اور اس قدر لباس  
 فقیری پہن کر بیٹھا ہی حضرت فرمائے کہ تمام مال خدا کے اور میری  
 راہ میں خرچ کر مغل ہو اسی پھر حضرت جبریل فرمائی کہ خدا تعالیٰ  
 ابو بکر کو بعد سلام کے ایسا ارشاد فرمایا ہی کہ اس فقیر میں تعجب ہے  
 راضی ہے یا کچھ کہ ورت رکھتا ہی ابو بکر جب یہ ارشاد رب العزت

گوش گزار کئے مانند مجنون مست ہو کر کہتی کہ انا عن نبی راضی میں  
 خدا ہے راضی ہوں میری پروردگار سے میں کیسا کہ ورت کہو  
 زوضۃ الاحباب میں مذکور ہی کہ ابو بکر صدیق پانچ ہزار درہم  
 اور دو شتر خرید کے تیاری ہجرت کی کئی جب حق تعالیٰ کا  
 حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ہمراہی ابو بکر کے ہوا  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ طرف غار کے ہوئے  
 بسبب بی نعلی کی پائی مبارک مجروح ہوئی ابو بکر صدیق اپنے  
 پشت پر رسول اللہ کو سوار کئے ہوئی غار کے نزدیک جا کر  
 بسبب خوف سانپ اور پتھروں کے اول آپ جا کر قہقہے پانا  
 چاک کر سوراخوں کو بند کئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 غار میں وقتی افروز ہوا غوش میں ابو بکر صدیق کے آرام کی ابو بکر

پاشنہ اپنی ایک سوراخ باقی کو لگائی اور سانپ اس میں سے اچکھو  
 اذیت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب بیدار ہو حال ابو بکر کا  
 دریافت کر دے عارضہ فرمائی اور اس مقام میں اہل سیر کی نزدیک  
 بہت روایات وارد ہیں جب کفار ہجرت کے حضرت کی مطلع ہو گئے  
 قیافہ وان کو اجرت لیکر نزدیک اس غار کے آئے اور ابو بکر خوف  
 ناک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے حضرت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم در جواب اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جیسا کہ حق تعالیٰ اس قصہ کو  
 قرآن مجید میں یاد فرمایا ہے ارشاد فرمایا اور تاریخ مختلفہ میں مذکور ہے  
 کہ فرمائی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دیکھا میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وقت کہ گھیر لی تھی حضرت کو کفار اور ہر طرح  
 بی ادبی کر رہتی کہ آیا تو کہتا ہے کہ خدا ایک ہی قسم ہی خدا جل شانہ کی

کہ اس وقت حضرت پاس سولہی ابو بکر کے کوئی دوسرا نہیں تھا  
 کہی ابو بکر کا فلو نکو مارتی اور کہی حضرت کی سپر ہو جاتے اور کہتے  
 کہ ہا کی ہو تم پر کہ اس ذات مبارک کو ارادہ قتل کا کرتی ہو کہ فرماتے  
 ہیں میرا خدا ایک لا شریک ہی بعد اس واقعہ کے حضرت سوال اللہ  
 فرمائی کہ ال فرعون بہترین یا ابو بکر کوئی جواب نہ دیا بعد فرمائی  
 کہ جواب دیو مجھ کو کہ ایک ساعت ابو بکر کی بہتری ہزار ساعت  
 مومن ال فرعون کے کہ وہ ایمان کو پوشیدہ کرتا اور یہ ایمان کو  
 افشا کرتا ہی **فضیلت ترمذی بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ**  
 عنہا سی وایت کی بین کہی بی بی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ سیکو سزاوار نہیں ہی کہ وقت موجود ہونی ابو بکر کی  
 امامت کری کہ وہ اعلم ہی اور اجماع اہل سنت کا ہی کہ بعد سوال اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکرؓ بعد اٹکے عمرؓ بعد انکی حضرت عثمانؓ  
 بعد انکی علیؓ ابن ابی طالبؓ بعد انکی عشرہ مبشرہؓ بعد انکی ابن ابی بکرؓ  
 انکی اہل احد بعد انکی اہل بیعت بعد ان تمام اصحاب بقدر صحبت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفاوت مراتب میں ہیں **فضیلت**  
 بخاری محمد بن علیؓ ابی طالبؓ روایت کی ہیں کہ اپنی باپ سے  
 پوچھا میں کہ پیتر اوسون میں سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی کون سی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائی کہ ابو بکرؓ چڑھا  
 میں کہ بعد انکی فرمائی کہ عمر بن خطابؓ بعد خوف کیا میں کہ شاید  
 عثمان بن عفانؓ کا کہیں نام نہ لیں بولا میں کہ بعد عمرؓ کی آپؐ حضرت  
 مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جواب دی کہ میں ایک جملہ مسلم ہوں **فضیلت**  
 شیخین یعنی بخاری و مسلم عمر بن حاص سے روایت ہیں کہ عرض کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست زیادہ آدمیوں کا نزدیک  
 آپ کے کون ہی حضرت جواب فرمائے کہ عائشہ پھر عرض کیا  
 میں کہ مردوں سے کون دوست ہی فرمائی کہ باپ انکی پھر عرض کیا  
 میں انکے بعد فرمائی عمر فضیلت ترمذی انس رضی اللہ عنہ  
 روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر کو  
 بعد نبیون و مرسلون کے پہلے دو بڑے سردار اہل جنت ہیں فضیلت  
 احمد اور ترمذی روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 زیادہ رحم کرنی والا میری امت سے امت پر میری ابو بکر ہی  
 اور زیادہ شدت کرنی والا اوامر و نواہی الہیہ میں عمر ہے فضیلت  
 ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کو دو وزیر یا کنین آسمان و زمین

وزیرِ کینن زمین ہوتی ہیں وزیرِ میری ساکنین آسمان کے جبریل  
اور میکائیل اور اہل زمین سے ابو بکرؓ و عمرؓ میں **فضیلت** اصحاب

سنن ابو داؤد وغیرہ سعید بن خدیج سے روایت کئی ہیں سنن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی ابو بکرؓ جنت میں عشر  
جنت میں عثمانؓ جنت میں علیؓ جنت میں اور باقی عشرہ مبشرہ کو  
ذکر فرماتی تھے **فضیلت** ترمذی ابی سعید سے روایت کئے

کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل جنت طبقہ بالا کی اہل  
اسفل کو مانند ستاروں کی افق آسمان میں نظر کر نیگی ابو بکرؓ و عمرؓ اہل  
طبقہ اعلاسی ہیں **فضیلت** ابن ابی سعید ابن عمرؓ اور ابی قحاصم  
بن محمد بن ابو بکرؓ صدیق سے روایت کئے ہیں کہ زمانہ میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ بن خطاب فتویٰ

دیتی تھی فضیلت ابن عباسؓ کو اس سے مرفوعاً روایت کیے  
 ہیں کہ دوستی ابو بکرؓ و عمرؓ کی ایمان سی ہی اور دشمنی رکھنا  
 اُن کے کفری فضیلت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ دوستی  
 ابو بکرؓ و عمرؓ کی اور جاننا مرتبہ نکاست سی ہی فضیلت  
 شیخین یعنی بخاری و مسلم روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 کہے ہیں کہ کہی انہوں نے سننا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتی تھے کہ جو شخص تہہ خرچ کریگا حتیٰ کہ اپنی جو رو یا خاوند پر ہے  
 خرچ کریگا ایک، وازہ جنت سے بلایا جاوے گا اور جو شخص نہ مارے نہ کھا  
 اور جو کہ روزہ رکھے اور جہاد فی سبیل اللہ کریگا اور زکوٰۃ  
 دیوے گا جنت کی ہر ہر دروازے سے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک شخص کے  
 واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر فرمایا ہے بلایا جائیگا اور ہر ہر دروازے کا



نام علیہ علیہ مقرر ہی ابو بکر صدیق عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی  
 شخص ایسا بھی ہوگا کہ ہر دروازہ سے بلایا جائیگا اور کیا حال ہوگا  
 اُن لوگوں کا کہ اُن دروازوں سے بلایا جائیگے حضرت جواب  
 فرمائی کہ البتہ ایسے ہی شخص ہوگی اور چھکو خد سے امید ہی کہ تم  
 اُن میں سے ہوگی فضیلت ابن ابوداؤد اور حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ  
 عنہ سے صحیح میں اپنی روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کہ ای ابو بکر میری امت میں سے جنت میں اَوّل تم داخل ہوگی  
 فضیلت یہی شعب لایمان میں عمر بن خطاب سے روایت  
 کی میں کہ فرمائی حضرت عمرؓ اگر ایمان ابو بکرؓ کا مقابلہ میں اہل ارض کے  
 وزن کیا جاویں البتہ ایمان ابو بکرؓ کا زیادہ ہوگا فضیلت سنیہ  
 میں مرقوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی روایت ہی فرمادیا کہ

خواب میں کہ تمام مہت کو یعنی ایمان تمام مہت کو اپنی وزن کروایا  
 بعد اُسکی ابو بکرؓ کو یعنی ایمان ابو بکر صدیق کو وزن کروایا ایمان  
 ابو بکرؓ کا غالب ہوا فضیلت تجارتی جابر رضی اللہ عنہ  
 روایت کی ہیں کہ فرمائی عمر بن خطابؓ کے ابو بکرؓ دربار میں فضیلت  
 طبرانی اور مطہرین روایت کی ہیں کہ فرمائی حضرت علی بن ابی طالبؓ  
 رضی اللہ عنہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اس کے یہ قدرت  
 میں ہے کہ ہم کو کسی امر خیر پر متوجہ نہیں ہوئی مگر سابق ہو ہی اسکو  
 ابو بکرؓ فضیلت ابی المحصین سے روایت ہی تاریخ خلفا میں  
 کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم کی اولاد میں بعد نبیوں کے  
 اور رسولوں کے زیادہ بزرگ ابو بکرؓ سے نہیں پیدا کیا گیا فضیلت  
 ترمذی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی

علیہ وسلم اقتدا کرو بعد میری ابو بکر اور عمر کی فضیلت بنو  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہایت پرکلی میں فرماتی تھے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میری بار اعلیٰ ہوئی ابو بکر زیا  
 دنیا میں نہیں ہر گاہ **فضیلت** بخاری اور مسلم روایت کی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حیات میں اپنے جو خطبہ فرما  
 اس میں ذکر کی ایک بندہ خدا خدا کو اپنی اختیار کیا الخ بعد اسکے  
 فرمائی کہ جو دروازی مسجد کے طرف ہیں بند کر دیو مگر دروا  
 ابو بکر کو بند مت کرو اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں مکرر وارد  
 ہی اور اہل سیر نزدیک بہت مشہور ہے بلکہ مرقوم ہے  
 کہ یہ وعظ ابو بکر سماعت کر کے بہت وئی اور یہ کہنا یہ سوا ابو  
 صدیق کے کوئی دوسری نہیں جانے کہ مراد بندہ سے کوڑ

**فضیلت بخاری** اور **مسلم** جیسے مطہم سے روایات کی ہر  
 کہ ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ تو پہر اوہ عورت  
 غرض کی کہ یا رسول اللہ اگر میں حاضر ہوں اور انگوٹھ پاؤں اشار  
 اسکا وفات تھا حضرت فرمائی کہ تو ابو بکر سے ملے **فضیلت**  
 ابن عباس کے بعد اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کئی ہیں کہ کہ  
 انہوں نے فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کے بعد میرے  
 خلیفہ ہی ابو بکر تمام مال کو اولاد کو چھوڑ کر ہجرت کی ہمراہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کے **فضیلت** دینوری میں اور ابن عباس کے شعبے سے  
 روایت کی ہیں کہ کہی شعبے چار خصال حق تعالیٰ ابو بکر کو مخصوص فرما  
 فرمایا ان میں سے دوسری کو حصہ نہیں کیا اول یہ کہ ابو بکر کو صدیق نام کیا  
 دوسرا یہ کہ وہ صاحب غار ہی ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کی ہی تیسرا رفیق ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے  
 چوتھا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم واسطے امامت  
 کی فرمائی فضیلت ابن ابی داؤد ابی جعفر سے روایت کی  
 میں کہ فرمائی انہوں نے کہ ابو بکر مناجات جبرئیل کے سماعت کرتے تھے  
 اور جبرئیل نظر نہیں آتے تھے فضیلت حاکم ابن سیب سے روایت  
 کرتے ہیں کہ ابو بکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے  
 میں زیر کی تھے کہ ان سے ہر امر میں مشورت کرتی اور دوسرے غار میں  
 اور دوسری عرش میں تھے اور دوسرے قبر میں اور کوئی  
 اصحاب حضور میں ابو بکر کے حضرت کے نزدیک پیش قدمی نہیں کرتے  
 فضیلت بخاری اور مسلم ابی موسیٰ اشعری سے روایت کئی ہیں  
 کہ جب شدہ مرض وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ہوا

فرمائی کہ ابو بکرؓ کو حکم کرو کہ نماز پڑھاوی آدمیوں کو بی بی عائشہ  
 عرض کی یا رسول اللہؐ ابو بکرؓ نرم دل ہیں جب آپ کی مقام پر جا بگی  
 نماز پڑھائیگی طاقت نہیں کہیں گئی پھر حضرت بی بی کو وہی حکم  
 فرما کہی کہ تم مانند عورتوں یوسفؑ کی ہو ابو بکرؓ حیات میں رسول  
 اللہؐ کی نماز ادا فرمائی اور سیر میں یہ قصہ کئی طرح سے مروی  
 اور یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے تمام مہاجر و انصار کے  
 حضور میں فرمائی فضیلت حذیفہ سی مروی ہی کہ فرمائی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ میری بعد ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتدا پس  
 کرو اور حق تعالیٰ سوائی ابو بکر صدیقؓ کے کسی کو لفظ اتقی سے  
 خطاب اور اؤ لی الفضل منکم کا ارشاد نہیں فرمایا فضیلت  
 و اتقی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ اور ابن عمرؓ اور سعد ابن مسیبؓ

وغیرہم روایت کی ہیں کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی پیر کے روز باروین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ گیارہویں  
 ہجرت سی ابو بکر صدیق جمعہ کے گئے جب وفات رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا مسلمان مرتد ہوئے عمر بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ ابو بکر صدیق کی خدمت میں عرض کی کہ اے خلیفہ رسول اللہ  
 لوگ کہتی ہیں کہ ہم ناز پر لگی گھر زکوٰۃ نہیں دیو لگی آپ دھوکے  
 زمی کرو گے واسطے کہ لوگ مانند جانوران وحشی کی ہیں حضرت  
 ابو بکر صدیق عمر بن خطاب کو جواب دے کہ میں تم سے نصرت اور  
 مدد چاہتا تھا تم واسطے خرابی کے آئی ہو سختی کرنی والی تھے  
 تم ایام جاہلیت میں اور ضرابیے کرنی والی ہو تم اسلام میں کون سے  
 نوع سے تالیف قلوب کروں میں یا جاؤ یا شاعری کا تالیف

کروں فوسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک نہ فرمائی اور وہ  
 منقطع ہوئی اور خدا ہی جل شانہ کی قسم ہی کہ البتہ میں جا کر لوگا  
 اس شخص سے کہ زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تسمہ  
 دیتا تھا اگر اب دیوگا چمن تسمہ کیفیت میں وفات حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث عبد اللہ بن مسعود روایت  
 ہی کہ خسوف و فاشات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا اور  
 انصار خلافت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کلام کی حضرت  
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ انصار کو فرمائی کہ تم تیاہوں میں  
 ٹکبو آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو واسطے  
 امامت کی حکم فرمائی پھر کون تمہارا ہی میں چاہتا ہی جو برس  
 پر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم فرمائی وہاں سے دور کرے



انصار جواب دی کہ ہم تمام لوگ اپنی اپنی بھونچو بہترین جا  
اور ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتی ہیں حدیث ایک روایت  
میں ہے کہ بیعت میں ابو بکر صدیقؓ کی قریش سے کوئی باقی نہیں رہا  
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ وزیر و طلحہ و خالد بن سعید  
رضی اللہ عنہم بیعت باقی رہی حدیث سعید بن المسیبؓ  
روایت ہے کہ جس وقت وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم مدینہ میں بک زلزلہ یعنی اواز نوہ و فغان کے محمی ابو قحافہ  
سبب شور کا دریافت کی حاضرین کیفیت وفات رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کے پھر ابو قحافہ کہی کہ امر بزرگ واقعہ  
کو نہ شخص رسول اللہ کا خلیفہ ہوا لوگ کہی کہ فرزند تمہاری ابو بکرؓ  
ہو ابو قحافہ کہی کہ ابو بکرؓ کی خلافت پر نہ منافا اور اولاد نہ

راضی ہوئی حاضرین جو اب تک مان نب لوک راضی ہوئی ابو جحافہ کی  
 کہ جس چیز کو کہ حقتعالیٰ کسی شخص کو از رانی فرمائی کوئی شخص مانع کا  
 نہیں ہو سکتا ہی اور سیدہ الکذاب جو دعوت کیا تھا ابوبکر  
 صدیق اسکو اور جو مرتد و بی دین ہوئی تھے قتل فرمائی اور حضرت  
 خلیفہ اولیٰ سب خوف فوت ہوئی صحابہ کے قرآن شریف کو  
 زبان نے صحابہ کی جمع فرمائی فضیلت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی  
 روایت ہی کہ سب فوات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وفات کرنا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ اس دن سی حضرت ابوبکر صدیق ماتوا  
 ابو ضعیف ہر روز زیادہ ہوتی تھی بیان تک کہ اپنی محبوب سے  
 موصالت فرمائی کیفیت فوات واقعی اور حاکم بی بی عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہیں کہ ساتویں تاریخ جماد الثانی

میں ہر کے روز موسمستان میں ابو بکر صدیق غسل کی بھر غسل کی  
 بخار شدت پندرہ روز آیا کہ نماز چاہتے پیر مانی کی طاقت نہیں  
 اور بائیں دین تاریخ جمادی الثانی منگل کی شب رخت فیضانی اور شہر کو  
 دفن کئی اور خلیفہ رسول اللہ مرض الموت میں صحابہ سے مشورت کر  
 حضرت عثمان غنی کو طلب فرما کر وصیت نامہ عربی زبان سے لکھوا  
 اوپر اسکی ہر اپنی حضرت عثمان کی ہاتھ کروا باہر نکالی اصحاب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مضمون سے اس صحیفہ پر بیعت کی کہ اُس  
 جسکا نام ہی ہم اپنی خوشی سے بیعت کو انکی قبول کی تاریخ وفات  
 سیرت محمدی میں مذکور ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بائیسویں تاریخ  
 جمادی الثانی جمعہ کی دن عشا کی وقت وفات فرمائی اور وصیت فرمائی  
 کہ اسما بنت عمیس بعد موت کی غسل دیوین جب وصیت اسما سے

اور عمر بن خطابؓ نماز پڑھی پھر اوسے شیعہ حجرہ بنی بنی عایشہ صدیقہؓ  
 انگوٹھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی رسم جو حریرہ میں  
 لفافہ دئے تھے تاثیر کیا اور آخر حویۃ میں حضرت عثمان بن عفان  
 رضی اللہ عنہ کو طلب امر فرمائی کہ وصیت نامہ لکھیں مضمون اسکا یہ  
 وصیت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہدا بوبکر بن قحافہ  
 فی آخر عہدہ من الدنیا خارجاً منہا حیث یومن الکافر ویوقن الفاجر  
 ویصدق الکاذب انی استخلف علیکم عمر بن الخطابؓ سمعوا و اطعوا  
 بسم اللہ و الرسول و لدینہ و نفسہ و ایاکم خیر فان عدل فذلک ظنی  
 و علمی فیہ ان بدل فلکل امر بانوی و النخیر اردت و لا اعلم الغیب  
 و سيعلم الذین ظلموا ای منقلب یتقلبون السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 جب حضرت عثمانؓ یہ کتابت فارغ ہوئی مہر خلیفہ کی اوپر اسکی

اور تمام اصحاب موافق لکھی صد رجبیت کئی استیعاب میں لکھا  
 ہی کہ نقش مہر ابو بکر صدیق کا عبد ذلیل لب جلیل تھا اور بروایت  
 زبیر کے نعم القادر اللہ تھا اور سیرۃ محمدی میں مذکور ہی کہ نقش مہر  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عبد ذلیل لب جلیل تھا اور وقت  
 وفات کی ایک مہم نہیں تھا اور ایک سو بیالیس حدیث مروی ہی  
 اور تاریخ خلفاء میں ایک سو چار مسطور کی ہین چہرہ شریف  
 بی بی عائشہ صدیقہ سے شامیل مبارک میں خلیفہ اولی کی تاریخ خلفاء  
 مروی ہی کہ ایک جل جلی عرض کیا کہ شامیل مبارک ابو بکر کو وصف  
 کرو بی بی فرمائی کہ تہی ابو بکر سرخ سفید رنگ صاف رخسارہ کو کہیں  
 کہ ازار زیر ہوتی چہرہ مبارک پر دیکھیں ظاہر حدقہ چشم اندر کئی ہموچی  
 بالیدہ صاف نور وایت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا

مروی ہے کہ ابو بکرؓ مہندی سے خطاب کرتی تھی روایت ہر  
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مکہ  
 تشریف فرما ہوئے اصحاب میں سفید لہجہ سوای ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 کوئی دوسرا نہیں تھا چمن چوہا کرامات میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ  
 عنہ کی کرامت ابو بکر صدیق مرض وفات میں فرمائی کہ اچلی شب  
 بنکرار خدا تعالیٰ سے میں امر خلافت کی تقریر میں استخارہ کیا کہ مشیت  
 جسطرف ہو وہی مجھ کو توفیق ہو اور میں دروغ نہیں کہتا ہوں کونسا  
 شخص عاقل وقت ملاقات خدا تعالیٰ کی دروغ اور اقرار پر کرے گا  
 حاضرین عرض کی کہ آپ خلیفہ رسول خدا کی ہواگی ارشاد میں جو اسے تصدیق  
 کی کہ سیکو محل انکار کا نہیں خلیفہ فرمائی آخر شب میں مجھ کو خواب غالب ہوا  
 دیکھا میں خواب میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ سفید پہنکر تشریف

فرما ہیں اور اطراف حضرت کی جامہ مبارک کو جمع کرتا ہوں تاکہ ان  
 وہ دو جامہ سفید بنز ہو گئی اور بہت شدت چمکنی لگی کہ ناظرین کی  
 نظریں تہرتی تھیں اور دو طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 دو جوان نہایت شکیل صاحب حسن اور جمال پوشاک عمدہ  
 پہنی ہوئی حاضرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو سلام فرمائی اور مصافحہ  
 سی مشرف فرما دست مبارک میری سینہ پر رکھی خفقان اور اضطراب  
 مجھ سے دور ہوئی پھر فرمائی کہ اے ابو بکر اشتیاق ہمارا تمہارا  
 ملاقات کی واسطے بہت ہو گیا وقت نہیں ہوا کہ تم میری پاس  
 آؤین خواہ میں ایسا رویا میں کہ اہل مکان اس سے مطلع ہوئی پھر عرض  
 میں کہ واشوقا ہ ایک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب فرمائی  
 کہ وصال تمہارا اب قریب ہی خدا تعالیٰ تم کو تفریق خلافت اختیار

دیا ہی عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ آپ اختیار فرما دیں یہاں  
 کہ والی رعیت بکرو عمر فاروق قوی کو آسمان زمین میں وہ بہتر  
 اور پاکیزہ ترین روزگار ہی پھر ارشاد نبوی ہو کہ یہ ہمہ مردم دگلاؤ  
 وزیران میری ہیں دنیا میں بعد وفات کی ہمسایہ ہیں بہشت میں تیرے  
 پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام فرمائی اور وہ دو جوان  
 سلام کر رہی کہ تم خلاصی پائی کرو گے اور دنیا اور آخرت میں  
 تم صدیق ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ  
 ماں باپ میری خدہ ہو دیں یہ دو مرد کون ہیں فرمائی رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کہ یہ نیک و شگمان جبریل اور میکائیل میں ناگہان  
 جواب بیدار ہو امین کرست بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ  
 مروی ہی کہ بعد وفات بوکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بعض اصحاب کے



مقابر شہداء میں اور بعضے تجویز کی کہ بقیع میں اور میں جا ہی کہ حجرہ  
 ہلو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دفن  
 رہیں اس اختلاف میں خواب غفلت غلبہ کر ہی تاکہ ان ایک آواز  
 سب حاضرین نے کہ حبیب کو حبیب ملاوین جسے کہ جو لوگ مسجد  
 میں تھے وہ بھی سماعت کیے کہ میت وقت وفات کی ابو بکر  
 عدیق وصیت فرمائی کہ بعد میری مرگلی ملاش کو رو برو دروازہ  
 روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لجا کر عرض کرو کہ السلام  
 علیک یا رسول اللہ یہ ابو بکر در مبارک پر آپ کی حاضری در جواب گے  
 اجازت ہوئی اور دروازہ شادہ ہوا ملاش کو میری حجرہ مبارک میں  
 لجاوین نہیں تو بقیع میں دفن کرو بعد وفات کے حسب وصیت  
 عمل کی ہنوز کہ وہ کلمات تمام نہیں ہوئی تھی کہ پردہ دور ہوا اور

آواز نکلی اور جواب آیا کہ حبیبؑ طرف حبیب کے لائیو کر امت  
 دلائل النبۃ میں ایک ثقات سے حکایت ہے کہ کہی انہوں نے  
 کہ ہم تین شخص میں کہ طیف متوجہ ہوئی ساتھ ایک شخص کو تھا  
 خلیفہ اعلیٰ اور خلیفہ ثانی کے شان میں بد کہتا تھا ہر چند کہ نصیحت کے  
 ہم فائدہ مند نہ ہوا آخر نزدیک میں کے پہنچ کر شب کو اقامت کر کے  
 صبح کو بعرم سفر وضو کو اوس کو فی کو بیدار کئی ہم وہ شخص بیدار ہو کر  
 کہا کہ افسوس میں اس دشت میں تھے جدار اب تم مجھ کو ہوشیار  
 کئی خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالین پر میرے  
 تشریف فرما ہوا رشا و فرمای کہ اے فاسق خدا تعالیٰ فاسق کو خراب  
 کری تو اس صحرا میں سنج ہو گا ہم تمام لوگ کو فی کو کھی کہ خرابی تری  
 ہی جلد اٹھ اور وضو کر کو فی اٹھ کر اٹھ یا انون جمع کیا نا کہاں کیا نظر

ہم کہ سرگنستان اسکی مانند بندھوئی کے ہوئی اور ان واحد میں تمام  
 بدن اسکا مانند بندھوئی ہو گیا ناچار اسکو اس کے شرکی پانوں سے  
 باندھ کر رہی ہوئی ہم جب اعتاب بغروب یل ہوا جنگل میں  
 بہت سی بند نظر آئی کوئی رس کو توڑ شرارت کر ہمراہ باندھوئی  
 ہو ہکو نگاہ کر بہت رونا باہم مشورت کئی کہ کام ہمارا بد ہوا وہ جب  
 انسان تھا ہکو اذیت دیتا اب و سری بندھوئی ساتھ کیا کر گیا جب  
 روز آخر ہوا ہمراہ باندھوئی ہلا کیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و  
 من سیات اعمالنا و من سوء النجائم کرمیت دلائل النبوة میں ایک  
 اکابر سے منقول ہے کہ کہی انہوں نے کہ ایک ہمسایہ ہمارا تھا کہ  
 جناب میں امیر المومنین خلیفہ اولی اور ثانی کی بی ادبی از حد کرتا  
 ایک شب رسول اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضرت ابو بکر

جانب رست میں اور حضرت عمر فاروق جانب چپ میں حاضر  
 عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل ہمسایہ میں  
 آنے و صحابہوں کی بی ادبی کر کی مجھ کو اذیت دیتا ہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ جا ہمسایہ کو مار صبح کو خواب بیدار ہو کر  
 اسکی مکان کو گیا میں کہ خواب اسکو اطلاع کروں نا کہ ان مکان سے  
 اسکی آواز ماتم کی معلوم ہوئی ریافت حال سے معلوم ہوا کہ  
 کوئی شخص اسکو مار ڈالا ہی پھر پلٹ آیا میں گلزار دوسرا  
 کیفیت حالات و فضایل میں جناب امیر المومنین  
 سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چمن بہار  
 کیفیت اسلام میں غواصان بحر اخبار محمدی غوطہ زنی کر ذکر  
 میں عمر فاروق کی گوہر مقصود کو کف مطلوب قرطاس میں لایا ہوا ہشت

تحریر میں منسلک کئی ہیں کتب شریف حضرت عمر بن خطاب  
 ایسا ہی کہ عمر بن خطاب بن نوفل بن عبد العزی بن یاح بن قحط بن  
 بن عدی بن کعب بن لوی اور حضرت عمر کا سن شریف ستائیس  
 سال کا تھا کہ اسلام لائی اور سن تیرا عام فیل میں نو گدہ ہو اور اشرف  
 قریش تھے اور سب اسلام حضرت عمر فاروق کا یہ ہو کہ جب  
 آیہ شریف اَنْتُمْ مَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصْبُ  
 جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَاِدُّوْنَ نازل ہوئی ابو جہل اس آیت کو سنا  
 کہ بولا کہ اے گروہ قریش محمد کو اور تمہاری اللہ کو دشنام دیتی ہیں  
 عقلا تمہاری کو نادان احمق شمار کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ معبودان تمہارا  
 ہیزم جہنم کی ہیں جو شخص کہ محمد کو قتل کرے گا سو شتر سرخ بال اور شتر  
 سیاہ بال اور ہزار اوقیہ طلا اس کو انعام از رانی کرونگا حضرت عمر

کہ ہنوز شرف اسلام فائز نہ ہوئی تھی ابو جہل لعین سے عہدِ پیمان  
 اور لاتِ غمی کی قسم لیکر خانہ کعبی میں کہیں نہ نہایت کلاں  
 ہتا گواہ رکھی اور شمشیر تیر و کانِ ہراہ لیکر بعزم قتل محمد مصطفیٰ  
 و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گئی کہ خدا تعالیٰ مالک و سرکار انکا  
 حافظ اور نگہبان تھا متوجہ ہوئی غافل سعادت ازلی دارین سے  
 اپنی حکم بفعل اللہ معاشاء و یحکم مسایرید اشارہ میں  
 ایک شخص نے زہیرہ کے ملکہ پوچھا کہ اسی عمر کہاں کا ارادہ کر جاتی ہو حضرت  
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جواب دی کہ واسطے قتل کرنی محمد بن عبد اللہ  
 کی جاتا ہوں وہ شخص جواب دیا کہ اگر تم محمد کو قتل کرو گی بنی ہاشم اور بنی  
 زہیرہ سے کیسا امن میں ہو گی عمر فاروق جواب فرمای کہ شاید تم  
 ان پر ایمان لائی ہو اس نے کہا کہ زیادہ عجب کی امر سی تمکو میں لگاؤ

کرتا ہوں کہ تمہاری پہنوی اور بہن تمہاری دین کے روگردانی کر محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی میں عمر فاروق سماعت کر  
 کہی کہ اس امر کو کیا یقین کروں وہ شخص جو اب دیکھ دیتے تھے اور نہیں کیا بنگی  
 پھر عمر انکی مکان پر گئی دروازہ مکان کا بند تھا اور خباب سے وہ نوج و  
 زوہ سورہ طہ کو یاد کر رہی تھی حضرت عمر دروازہ کی نزدیک جاسی  
 کہ کچھ آواز آرہی ہی پھر دروازہ ماری ہمیشہ حضرت عمر کی خباب کو پوچھ  
 کہ دروازہ کہو لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکان میں اگر تفسار فرمائی  
 کہ یہ آواز کیا تھی انہوں نے کہی کہ ہم آپس میں کلام کرتی تھی حضرت عمر  
 فرمائی کہ تم گمراہ ہو ہو پہنوی حضرت عمر کو کہی کہ ای عمر سو ادین تمہارا  
 دوسرا دین اگر حق ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ برہم ہوا کہو بیت ماری  
 ہمیشہ حضرت عمر کی اگر شوہر کو اپنی حضرت عمر سے دور کی حضرت عمر

انکو بھی ماری وہ بی بی غضبان ہو کر کہی کہ دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہی اور کلمہ پڑھی کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ  
 اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ بعضے روایت میں ہیں کہ سر  
 ہمیشہ حضرت عمر کی خون نکلا حضرت عمر کو قتل ہوی بعد تامل کی  
 فرمائی کہ وہ صحیفہ کہاں ہی مجھ کو دیوتا دیکھوں ہمیشہ حضرت عمر کی  
 بولی کہ قرآن شریف کو بی وضو ماتہ نہیں لگانا اور تم ناپاک ہو  
 اٹھو وضو غسل کرو عمر وضو کی اور سورہ طہ کو ماتہ میں لیکر پڑھنا  
 شروع کی جب یہاں تک پہنچی کہ اِنِّیْ اَنَا اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا  
 اَنَا فَاَعْبُدْنِیْ حضرت عمرؓ نے اختیار ہو فرمائی کہ محمد رسول اللہ  
 کہاں ہیں مجھ کو راہ بتاؤ خواب اس قول کے سنتی ہی پوشیدہ  
 جامی سے نکل کہی کہ مبارکبادی ہو تم کو کہ پچھلے شبہ کی رات کو رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی کہ اے نبی باری تعالیٰ غرت دہی اسلام کو  
 عمر بن خطاب یا عمر بن شام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس وقت ایک مکان میں کہ نزدیک صفا کی تہا رونق بخش تھے اور وہ  
 منازل ہو رہی تھی اور دروازہ پتھر کا اور طلحہ وغیرہما اصحاب حاضر تھے  
 ہمزہ عمر فاروق کو کہ اے یہی ہے نظر کر فرمائی کہ اگر عمر بارادہ خیر نہ ہو  
 بہتر نہیں تو اس کو قتل کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 عمر سے ملاقات و معانقہ کر فرمائی کہ اے عمر اگر ارادہ تمہارا یہی جو عمر  
 کہ مغیرہ ابن شعبہ وغیرہ کو پہونچی تھو بھی پہنچگی حضرت عمر دست مبارک  
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام لاکلمہ شہادت پڑھی اور  
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئی کہ یا رسول اللہ  
 کفار ظاہر بت پرستی کریں اور آپ پوشیدہ دعوت فرماتی ہیں

اس وقت سے دین اسلام ترقی پایا اور یہ واقعہ ماہ ذی الحجہ سن ۶۱۰  
 میں ہوا اور حضرت عمرؓ عدو اربعین کو اہل اسلام کی پورا فراموشی  
 میں بلال ابن رباحؓ سیاق و سباق میں کہہ ہی بلال عمرؓ چالیس مرد اور گیارہ عورتوں  
 کی بعد اسلام لائی مگر اول صحیح و شہوہی روایت ترمذی  
 عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئی ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عز و جل اسلام کو عمر بن خطابؓ  
 و باعمر بن خطابؓ روایت احمد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
 سی روایت کئی ہیں کہ فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ میں واسطے  
 پیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارادہ کر نکلا نظر کیا میں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اگے مسجد شریف میں رونق بخش ہو  
 سورہ فاتحہ شروع کئے ہیں میں آہستہ حضرت کے عقب میں چلا

ہو قرآن شریف سماعت کر لیا کہ واللہ یہ شاعر ہی جیسا قریش پہتی  
 میں بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ انہ لَقَوْلُ رَسُولٍ  
 کَرِیمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ الخ پڑھی پھر دستملع آیتس کے  
 ولین میری اسلام واقع ہوا چمن و سر فضا یل میں سیدنا  
 امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی  
 قضیلت ابن عساکر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یروا  
 نئی ہیں کہ فرمائی تمام صحابہ پوشیدہ ہجرت کئی مکر عمر علانیہ حضرت عمر  
 نیت ہجرت شمشیر گردن میں ڈال تیر و کمان باز و لگاسان ٹاتھ  
 میں نے نزدیک کعبہ معظمہ کی اگر نماز و طواف ادا کر کفار قریش کو کہہ  
 حاضر تہی نزدیک جا کر فرمائی کہ شائبۃ الوجہ کا ارادہ ہو وی  
 کہ ماں اوسکی دوی لڑکی یتیم ہوں اور جو رو بیوہ ہو وی سوای مقام

میری سی ملی کوئی کافرون اس وقت جرات نہیں کیا فضیلت  
 بخاری اور مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کئی ہیں کہ فرمائی <sup>اللہ</sup>  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر روزِ خواب میں دیکھا میں جنت کو کہ اس جنت میں  
 ایک مکان ہی گوشہ میں اسکی ایک عورت وضو کر رہی ہے کہا میں  
 کہ یہ مکان کس کا ہے اہل مکان جواب دئی کہ یہ مکان عمر کا ہی غیرت کو  
 تمہاری یاد کرو پس آیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت رو کر فرمایا  
 کہ ایسی غیرت ہی یا رسول اللہ فضیلت بخاری اور مسلم عبد اللہ  
 ابن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اگر روزِ خواب میں دیکھا کہ میں دو دھپتا ہونے والے گناہوں  
 سے میرے رطوبت اسکی جاری ہوئے بعد اسکے عمر کو  
 دیا میں صحابہ عرض کئے کہ تعبیر اسکی کیا ہے فرمائی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرمائی تبیر اسکی علم ہی فضیلت بخاری  
 اور مسلم ابو سعید خدری روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم امیر و زوہد ہیں دیکھا آدمی کو بعضی انکو سینی تگ قیص اور جھوٹ  
 تاف تگ تباعمر کو دیکھا میں کہ قیص انکا زمین تگ لگا ہوتا تھا صحابہ  
 عرض کئی کہ تبیر اسکی کیا ہی فرمائی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فرما  
 کہ تبیر اسکی دین ہے فضیلت بخاری اور مسلم سعد بن ابی وقاص  
 روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اوست  
 پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہی کہ ہر کو چہ و برزن میں کہ  
 شیطان ای عمر تم سے ملتا ہی پھر اس کو چھین نہیں چلتا دوسر کو چہ  
 کل جاتا ہی فضیلت بخاری ابو ہریرہ روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ کی پیغمبروں کی امت میں لوگ ہوتے تھے

کہ حق تعالیٰ انکو الہام کرتا تھا اگر میری امت میں کوئی ہو تو البتہ عمر ہو  
فضیلت ترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی ویت کئی ہیں کہ  
 فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ امر حق کو عمر کی زبان اور  
 دل پر نازل کیا ہی راوی کہتی ہیں کہ آیہ شریف کسی کی مقدمین  
 جب نازل ہوئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ آیہ موافق  
 راوی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نازل ہوئی فضیلت ترمذی اور عام  
 حقیقہ بن عامری وایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میری  
 بعد کوئی پیغمبر ہوتا البتہ عمر بن خطاب کا ہوتا فضیلت ترمذی بی بی عائشہ  
 رضی اللہ عنہما سی وایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 دیکھتا ہوں میں شیاطین اس اور جن کو کہ عمر سی بہا کہتے ہیں  
فضیلت بزار ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمر خرواغ ابن جنت کا ہی فصیلت  
 طبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں جبریل  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں حاضر ہو عرض کی کہ یا رسول  
 اللہ عمر کو میری طرف سلام فرمائی اور انکو خبر دیجئے کہ غضب تمہارا  
 غزائی اور رضا تمہاری حکم ہی فصیلت ابن عباس کہ ابن عباس رضی  
 اللہ عنہ سے روایت کئی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام  
 تمام آسمان کے عمر کے بزرگی کرتے ہیں اور تمام شیطان ہیں کے عمر سے  
 بہا کتے ہیں فصیلت طبرانی اور ویلی فضل سے روایت کئی ہیں  
 کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق بعد میری ہمراہ عمر کی ہی  
 جس جانی کہ رہی فصیلت بخاری اور مسلم ابوہریرہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کی ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ایک شب کو خواب میں دیکھا کہ دو لڑکے ہر رکھا ہو ہی اسے  
 جس قدر خدا تعالیٰ عالم سیدائین پھر ابو بکر اوس کو کوئی ایک  
 مرتبہ سیدی اور انکی کشش میں ناتوانی تھی حق تعالیٰ انکو مغفرت  
 پھر عمر بن خطاب اس کو کوئی بہت سیدی کہ تمام شہنہ لوک سیر  
 ہوئی نووی کتاب تہذیب میں لکھی ہیں کہ اشارہ خلافت  
 ابو بکر کی اور ترقی اسلام و حصول فتح و فتوح ممالک اعلیٰ کلمۃ اللہ  
 زمانہ خلافت میں عمر بن خطاب کی ہی فضیلت طبرانی اوسط  
 ابی سعید خدری سے روایت کئی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم  
 جو شخص کہ عمر سی عداوت رکھی گویا کہ مجھ سے عداوت رکھا اور جو  
 عمر سے محبت رکھا گویا وہ مجھ سے محبت رکھا اور حق تعالیٰ شب عرفہ  
 آدمیوں سے مباہلہ عام کیا اور عمر سے خاص مباہلہ فرمایا اور ہر کسی



ایک محدث ہوتا ہی اگر میری ہمت میں محدث ہوئی البتہ عمر ہوگا  
 اصحاب عرض کئے کہ یا رسول اللہ محدث کیا ہی فرمائی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ محدث فرشتوں کا کلام کرتا ہی فضیلت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائی کہ زمین پر عمر سی زیادہ دوست میرا  
 کوئی نہیں ہی فضیلت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مرض الموت  
 میں لگ عرض کئے کہ تم عمر کو خلیفہ مقرر کئی ہو اگر خدا تعالیٰ تم سے سچی ہو  
 کہ تم کو خلیفہ کئی ہو کیا جواب تم دو گی فرمائی صدیق کہ جناب  
 الہی میں عرض کرونگا کہ عمر کو انہیں سے جو بہتر اور برتر تھا میں اس کو  
 خلیفہ مقرر کیا ہوں فضیلت ابن مسعود فرمائی کہ اگر علم عمر کا ایک  
 علم تمام احیاء ارض کا تو لا جاو البتہ علم عمر کا زیادہ ہوگا فضیلت  
 احمد اور بزار اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

کہ فرمائی ابن مسعود فضیلت عمر بن خطابؓ کی دوسروں پر چار چیزوں  
 سی ہی اول یہ قید یاں ہے کہ عمرؓ فی تجوز قتل کی کئی خدا تعالیٰ  
 بہی موافق راہی انگلی آیت شریفہ لولا کتاب من اللہ سبق الخ  
 نازل فرمایا دوسرا مقام یہ کہ عمرؓ پر وہ کرنا عورتوں کا تجوز کی  
 حق تعالیٰ ہی آیت حجاب فاذا اسلموا من متاعا فسلوا من من وراء  
 حجاب نازل فرمایا تیسرا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسطے  
 اسلام عمر بن خطابؓ کے دعا فرمائی چوتھا تجوز فرمانا حضرت عمرؓ کا  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واسطے خلافت کی اور اول بیعت کرنا  
 عمرؓ کا فضیلت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی ویت کہ عمر بن خطابؓ  
 لشکر واسطی جہاد کی روانہ فرمایا اتفاقاً اکیڑہ حضرت عمر بن خطابؓ خطبہ  
 روز جمعہ کا پڑھ رہی تھے ایکؓ واز فرمائی کہ یا ساریہ الجبل الجبل حاضر

استماع سی اس قول کی متحیر ہوئی جب شکر فتحیاب ہوا یا حال کا  
 معلوم ہوا کہ ساریہ سر کر دہ شکر کی تہی وقت مقابلہ کفار کی غاص  
 ہڑی تہی اور کفار غضب انگلی دڑہ کوہ میں پوشیدہ ہی تہی جب  
 قرآن خطاب فی اللہ عنہ کی پہنچی ساریہ کفار ان قابو جوسی مقابلہ کر فحیا  
 ہوئی اور یہ قصہ محدثین کے نزدیک بہت مشہور ہے فضیلت بیان  
 خلفا میں قتادہ سی مرقوم ہے کہ ایام خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 واسطی تعلیم دین و ادب آدمیوں کی قیصں پوئدار کہ بعضی ہونہ چڑی کے  
 تہی ہن کر دڑہ ماتہ میں لیکر راہ سی گذرتی فرماتی تہی اور ایام خلافت  
 میں بہت سی ممالک فتح ہو دخل ملاد حکومت اسلام ہوئی جیسا کہ  
 سیر پر پوشیدہ نہیں ہے فضیلت لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 عنہ کو خلیفہ رسول اللہ کہتی تہی اور ابتداء خلافت میں حضرت عمر کو

خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہتی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائی کہ یہ مضمون  
 درازی تم پر مشکل اور دشوار ہوگا مقولہ اس قول کا بعدہ باختلاف  
 روایت جیسا کہ نیلور احادیث میں مذکور ہے اصحاب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم لقب حضرت عمر کا امیر المؤمنین تجویز کی اور وہی شایع  
 اور مشہور ہوا اور سن اور تاریخ ہجرت سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مقرر اور بیت المال کو جمع علیحدہ کرنا اور صلوٰۃ تراویح و قیام شہر رمضان  
 شب میں اور تحریم متعہ اور آم ولد کی بیع کی ممانعت اور جمع کرنا نماز  
 جنازہ میں اچھو نکو اور چار تکبیرات نماز جنازہ میں اور وفتر داری  
 ممالک کی اور لینا صدقات کا اور زکوٰۃ لینا اسپون کا اور قاضیوں کا  
 مقرر کرنا وغیرہ ایام خلافت میں اپنی حضرت عمر مقرر فرمائی یہ  
 تاریخ خلفاء میں اپنی امامہ رضی اللہ عنہ سی مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ

ایام خلافت میں بیت المال سے کچھ تصرف میں اپنی نہیں لاتی جب بیت  
پہونچی اصحاب فرمائی کہ امر خلافت میں شغل میں کرتا ہو تو رو مشا  
ہیں کر سکتا ہوں میری واسطی کچھ بیت المال سے مقرر کر حضرت علی  
رضی اللہ عنہ فرمائی کہ صبح و شام کا طعام لیو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
موافق تقرر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بقدر طعام دو وقتہ کی بیت  
المال سے لیتی تھی استیعاب میں مگر یہی کہ عمر بن خطاب کسی مانیت کنندہ  
سے خوف نہیں کرتی مطابق آیت شریف وَلَا يَخَافُونَ كَوْلِمَةَ كَاثِمٍ  
اور قرآن شریف حبیبی عمر بن خطاب کی چند جانا نزل ہوا حتی کہ  
بعضی روایت میں مقام میں شمار کئی ہیں انہیں سے مقدمہ میں قید  
ہد رکی اور حجاب میں اور تحريم خمر میں اور مقام ابراہیم کی آیت کو  
شمار کئی ہیں اور ایک کبار علماء اصحاب کے کہ روایت انکی بیت

علم اصولین قومی شمار کئی جاتی ہی اور ایک عشرہ مبشرہ بالجنۃ او  
 اول قاضی اسلام میں اور مسجد نبوی کو کلان تیار فرمائی اور ایام قحط  
 میں حضرت عباس رضی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیدہ کر خدا کا  
 سی و عا چاہی اور حق تعالیٰ اپنی فضل سے استیجاد عا کر آب رحمت  
 نازل کیا اور اپنی عظمت سے ہر قل سلطان و مگر یزید کیا جس میں نصیر  
 کیفیت شہادت میں حضرت امیر المومنین  
 صاحب رسول اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی  
 حضرت عمر خلافت پر بعد وفات بوکر خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر  
 ہوئی بائیسویں تاریخ شہر جمادی الثانی سن تیرہ میں موافق روایت  
 زہری کی منشیان اخبار محمدی قصہ غم ہوش باب شہادت امیر المومنین  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خامہ سیہ جامہ شک یزیسی ایسا مرسم کئی

کہ جب حق تعالیٰ اذربایجان وغیرہ مالک کو بعضی مبلغ خلیفہ ثانی کی  
 فتح فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن ۲۳ قمری میں حج فرما کر منیٰ  
 بطح میں نہفت فرمایا سعید بن سب روایت کئی ہیں کہ حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ بطح میں شتر خاص کو تہا کر آب نوش فرما اور دست  
 مبارک طرف آسمان کی دراز کردعا فرمائی کہ اے بار تعالیٰ عمر میری  
 دراز ہو اور طاقت میری ضعیف ہو میری غربت پر اکنہ  
 ہو اب میری روح کو ضایع متکر اور زیادہ حیات نکر اپنی طرف  
 قبض کر راوی کہتی ہیں کہ ذیحجہ کا مہینہ تمام نہیں ہوا کہ حضرت  
 شریعت شہادت نوش کی معدان بن ابی طلحہ سی روایت کئے  
 ہیں کہ امیر و زعمربن خطاب رضی اللہ عنہ بعد خطبہ کی فرمائی کہ خوب  
 میں دیکھا میں کہ ایک مرغ مجھ کو ایک دو چونچ مارا میں حضور اعلیٰ

کمان کرتا ہوں لوگ جھک و واسطے مقرر کر فی خلیفہ کی کہتی ہیں  
 جل شانہ اپنی دین نبوی کو برباد و ضایع نہیں کریگا اگر مر جاؤ میں  
 خلافت ان پہنے کے شورے میں ہی لیے وہ چپ شخص رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی و وفات فرمائی مغیرہ ابن شعبہ  
 حاکم کوفہ کی تھی جناب امیر المومنین کے حضور میں عرضی لکھی میری  
 نزدیک ایک غلام ہی بہت کاری گرا اگر حکم ہو حضور میں روانہ  
 کروں اور فی الحقیقت وہ غلام کاری کری مانند نقاشی و تجاری  
 و حدادی وغیرہ کی جانتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ در جواب  
 عنایت نامہ متضمن طلب میں اس غلام کی لکھی مغیرہ حسب امر اس غلام کو  
 مدینہ کی طرف روانہ کی اور ایک روایت میں سو درہم دوسری  
 روایت میں ایک درہم خرچ اس غلام کا مقرر کی وہ غلام حضرت



عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو زیادتی مقرر کرنا خراج اپنا ظاہر کیا  
 حضرت عمر شمسار خراج اسکا دریافت کر فرمائی کہ خراج تیرا کیا ہے  
 نہیں ہے وہ غلام حضور سی خلیفہ کی پر غضب و زنا خوش چلا گیا بعد  
 روز کی خلیفہ اس غلام کو کہ نام اسکا ابو لؤلؤ تھا طلب کر لیا  
 فرمائی کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ تو کہا کہ ایک ہی آسیا ہوا کی تیار کرونگا  
 ملعون خلیفہ سی پر غضب ہو کیا کہ ایک آسیا ایسی تیار کرونگا کہ  
 لوگ اسی قیامت تک حکایت کریں بہر جب ملعون خلیفہ کی حضور سے  
 لیا خلیفہ اصحاب فرمائی کہ مجھ سے وہ غلام ابھی وعدہ کیا ہی ہے وہ  
 ملعون خنجر و زبان کا کہ دستہ اسکا اوسط میں تھا اپنی زار میں پوشیدہ  
 لاش تارک میں اگر کوئی شریف میں پہنان ہو جب صبح کو  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ خواب رحمت سی بیدار ہو کر واسطی بیدار کرنی

آدمیوں کی مسجد شریف میں تشریف فرما ہو اس ملعون کے نزدیک  
 ہوئی وہ ملعون تین مرتبہ اس شخص کے پوشیدہ کیا تھا مارا اور بعض  
 روایت میں چھ مرتبہ مارا اور بار آدمیوں کو مارا کہ جہی انہیں سے شریعت  
 شہادت پٹے اور جہی انہیں سے مجروح ہوئی پھر ایک شخص اس کو چاؤ ڈال  
 اگر قتل کیا آخر اپنی کو وہ ملعون ہلاک کربہم میں جلدی چلے گیا خیرت الیہ  
 والآخرہ خلیفہ جب مجروح ہوئی صہیب کو واسطے امامت کی امر کی  
 اور ام خلافت کو حضرت عثمان اور حضرت علی و طلحہ و زبیر و عبد اللہ  
 بن عوف و سعد بن بطریق شورہ مقرر کی اور سیرۃ محمدی میں باختصار  
 مذکور ہے کہ جب خلیفہ مجروح ہوئی آواز فرمایا کہ اس گک کو پکڑ لیو  
 بعضی روایت میں سطور ہے کہ خلیفہ فرمایا فزت ورب الکعبۃ  
 پہونجا میں قسم ہی رب کعبہ کی عبد اللہ بن زبیر اپنی باپ کے روایت

کرتی ہیں کہ ایک روز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری ترکیبہ فرما رہی  
 گذری اٹھا راہ میں ابو لؤلؤ ملکر عرض کیا کہ آپ میری مولاسی فرما کر  
 محصول میرا کچھ کم کر دے اسی خلیفہ استفسار فرمائی کہ تیرا محصول  
 کیا ہی جواب عرض کیا ایک دینار ماہوار حضرت نے جواب فرما کر یہ  
 بہت نہیں ہی پہر خلیفہ ارشاد فرمائی کہ تو میری واسطے ایک سیما  
 مزدوری ستیار کر دے شقی بولا کہ تمہاری واسطے ایک سیما مزدوری  
 ایسی تیار کر دوں کہ مشرق و مغرب میں چلی راوی کہتی ہیں کہ اس ہی  
 وقت مجھ کو کہشکا ہوا صبح کی نماز کی وقت جب مؤذن اذان دیا  
 اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ واسطے نماز کے طرف اُدیو نکلی براہ ہو  
 اور انکو نماز کا امر فرمایا اوس جگہ ابن مسیر حاضر تھے ابو لؤلؤ پوشیدہ  
 بیٹھا تھا نا کہ ان اٹھ کر چہم چہریان مارا کہ ایک اونس نافت کے نیچے بھی

اس نے خلیفہ کو گھایا کیا پھر خلیفہ فی عبد الرحمان کو واسطے مات  
 کی امر کی خلیفہ کو واپسی اُتھا کر دار الخلافت میں لے آئی خلیفہ  
 فرزند عبد اللہ کو طلب فرمایا و اسطی تلاش و گرفتار قاتل کے امر فرمائی  
 جب خبر معلوم ہوئی کہ وہ ملعون ابو لؤلؤ تھا خلیفہ عربی زبان  
 فرمائی کہ الحمد للہ مجھ کو ویسی شخص کی ماتہ سی نہیں پا کہ وہ کلمہ  
 اور اُسی محبت کر ہی بعضہ کہتی ہیں کہ ابو لؤلؤ مجوسی تھا اور بعضہ  
 نصارا کہتی ہیں اور تیرا شخصوں کو مجروح کیا اور بخاری اپنی صحیح میں  
 عمرو بن مسمون سے حدیث طویل روایت کی میں مجروح ہونا خلیفہ کا  
 وسط نماز میں اور عمر اہ خلیفہ کی تیرا شخص کا مجروح ہونا مذکور کئی میں  
 تاریخ خلفاء میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہے کہ کہی ابن عباس  
 ابو لؤلؤ مجوسی تھا خلیفہ فرمائی کہ الحمد للہ خدا تعالیٰ قاتل کو میری

اہل اسلام سی نہیں کیا بعدہ عبداللہ ابن عمر کو طلب کر وصیت فرما  
 کہ میری ذمہ پر دین مردم کا چھیاسی ہزار ہی اگر مال اہل عمر سی ادائیگی  
 بنی حدی سوال کر کے ادا کروا کر لے ہے ہی ادائیگی قریش ہی سوال  
 کر کی ادا کروا کر دوسرا یہ کہ تم بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے  
 جا کر عرض کرو کہ عمر آپ کے اجازت چاہتا ہی کہ ہمراہ اون وصاحبوں  
 کے دفن ہوئی حب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بی بی خدیجہ کے متہین جان  
 ہوئی اور عرض کئی بی بی صاحبہ ام المومنین ارشاد فرمائی کہ وہ زمین  
 میں اپنی دفن کے واسطے رکھی تھی اب دفن عمر کا اپنی دفن پر مقدم  
 کری عبداللہ خلیفہ کی خدمت میں جواب بی بی کا عرض کئے خلیفہ فرما  
 کہ خدا تعالیٰ کا بہت شکر ہی اور بہت فرحناک ہوئی خلیفہ کی خدمت میں  
 اصحاب عرض کئے کہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر وصیت فرما دین خلیفہ

فرمائی کہ ان شش تن سے کسی کو واسطے خلافت کی زیادہ مستحق  
 نہیں دیکھتا ہوں اور خلیفہ اصحاب کے واسطے تقویٰ اللہ تعالیٰ کے  
 اور تعظیم مہاجرین اور انصار کی وصیت فرمائی خلیفہ حکیم کو واسطے  
 معاہدہ کے طلب فرمائی طیب یافت حال کر بنید پلایا بعض  
 جراحات سی وہ بنید نکلا بعد اوس کے دو ڈپلایا وہ ہی رخصت  
 پار نکلا طیب بولا کہ شعب صحت کے گزربا بہت مشکل ہی جب  
 خلیفہ کی طلت قریب ہوئی ارشاد فرمائی کہ بعد میری خلافت  
 ان چھ تن میں یعنی حضرت عثمان و حضرت علی و طلحہ و زبیر و  
 و عبد الرحمن مقرر کیا ہوں باہم مشورت کر جو مقرر ہوا انکو خلیفہ کرو  
 جب بعد وفات کے مشورت کی خلافت حضرت عثمان بن عفان  
 رضی اللہ عنہ پر مقرر ہوئی جب خلیفہ وفات فرما کر رخصت جاوے

اختیار کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما لاش مبارک کو صحابہ  
 ہمراہ بی بی کے خدمت میں بعد سلام لا کر عرض کی کہ عمر تجارت  
 چہتا ہی بی بی فرمائی کہ عمر کو اصحاب کے نزدیک یعنی محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق کے نزدیک داخل کرو  
 پھر حضرت عمر کو انغوش میں ابو بکر صدیق کے دفن کی عمر بن  
 میمون سے روایت ہے کہ ابو لؤلؤہ روزنگ نصرانی غلام مغیرہ ابن شعبہ  
 تھا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جن میں  
 بعد شہادت حضرت عمر کے ابیات ماتم کی پڑھی اور خلیفہ دوسرے  
 حج پی در پی گئی اور نقش انگشتی مبارک کا و کفی بالموت و علقات  
 شمایل مبارک ابن عباس کو ابی رجا عطاردی سے شمایل مبارک  
 خلیفہ کے روایت کئے ہیں کہ تھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

بتد قامت تندرست او چہین مبارک کے بال نہیں تھے کشادہ  
 وہ بہت سرخی دار چشم خسارہ مبارک سبک تھی اور موچی  
 کے بال بہت اور سرخ تھے چمن جو تھا کرامات میں حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ کے کرامت راوی نقل کرتے ہیں کہ ایام خلافت  
 میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مصرتج ہو اعلیفہ  
 عمر بن العاص کو مالک و مالک مقرر کر روانہ فرمائی و دنیل کو ایک عادت  
 تھی کہ سالمین ایک مرتبہ خشک ہو جاتی جب وہ زمانہ آیا عمر بن عاص ساکنین  
 شہری مال سکا دریافت کی اہل مصر جواب دی کہ عا و اسکی بیوی  
 کہ سالمین کنیا خشک ہو جاتی ہی ہلوگ بعد بار روز کے ایک دختر  
 خوبصورت پاکیزہ پیدا کرنا باب کو اسکے اشرفی و پیدیکر رضی کہ  
 پہل اسکو لباس عمدہ وزیر عمدہ از عمدہ پہنا کر رو و نسلیں دیتے ہیں



عمر بن العاصؓ بولے کہ ایسی عادت اسلام میں موقوف ہوئی درالسلام  
 تمام قواعد کفار و کفروں کے برباد کرتا ہی پھر اس تاریخ سے تین ہفتے  
 ہوئے کہ روڈ نیل جاری نہیں ہوئی اہل مصر ارادہ فرار کا شہر سے  
 نئی عمر بن العاصؓ کو مشاہدہ کر حضرت امیر المومنینؓ کے خدمت میں عرض  
 لکھی امیر المومنینؓ تحریر فرمائی کہ جو تم کئی ہیں پسندیدہ و خوب ہی اور  
 عنایت نامہ میں ایک پارچہ عربی زبان سے لکھی کہ ترجمہ اکائیہ ہی طرف  
 عبداللہ امیر المومنینؓ کے روڈ نیل کو بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو و کہ  
 اگر تو اپنے طرف سے جاری ہوتی ہیست جاری ہو اور اگر خدا تعالیٰ  
 قہار کی طرف سے جاری ہوتی ہی جاری ہو پھر عمر بن العاصؓ اس پارچہ کو  
 روڈ نیل رکھا وہی صبح کو اہل مصر دیکھے کہ سولہ گز معمول کے زیادہ  
 پانی جاری ہی اس روز سے وہ معمول موقوف ہوا کہ امت

جس روز کہ امیر المؤمنین شہید ہوئے تمام روز زمین تاریک ہوئی ہانگ  
 کہ کوہ کاں اپنے ماؤں کے نزدیک آکر کھٹے تھے کہ شاید قیامت  
 ہوئی مان انکی جواب دئی کہ یہ قیامت نہیں بلکہ شہادت امیر المؤمنین  
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہی کرامت امام متغفری لایل السنۃ  
 میں ایک غازی سے حکایت کئے ہیں کہ کہی انہوں نے کہ ایک وقت  
 ہم غزا کو جاتے تھے ہمراہ ہمارا ابو حیان نامی غلام نبی تمیم کا ابو بکر صدیق  
 و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے شلن میں باسراو بد کہتا ہر جہ کہ پند و نصیحت  
 کئے ہم کار گر نہوا آخر اسکو یک شہر کے حاکم کے نزدیک کہ آشنا رہا میں  
 تھا لیجا کر فریاد کی ہم حاکم اسکو اپنے نزدیک بہا کر بکو رخصت کیا  
 جب ہم راہ سفر کی ئی وہ شخص پھر یا نہایت شادان و فرحان حاکم  
 اسکو خلعت و پوشاک و سپے سرفراز کر رخصت کیا وہ ہکو دیکھ کر

شہادت کر لیتا کہ ای دشمنان خدا دیکھ کہ مجھ کو نہ مغفرت بلکہ نفع پہنچا  
 ہم اس کو کہے کہ تو ہمارے سات مت چل وہ ایک طرف اور ہم ایک طرف  
 راہ چلتے کیا ایک شخص حاجت کے واسطے راہ میں بیٹھایک جماعت  
 زبور و نکی اگر سپر حملہ کری وہ ہم سے مدد گار نہی چاہا ہم واسطے  
 مدافعت کے ارادہ کی زبور حملہ ہمارے طرف کی جب ہم کنارہ ہو  
 زبور ان اس کو کاٹ کاٹ تمام گوشت پوست اس کا نوش کر قتل  
 استخوان سفید چھوڑ دی قولہ تعالیٰ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ کرا  
 اسی کتاب میں مذکور ہے کہ ایک شخص سلف گم کی ایام طفولیت میں  
 استاد و رفیق تھا مجھ کو تعلیم دے کر تا اور میں خدمت میں سیدنا حضرت ابو بکر  
 اور حضرت عمر فاروق کے شانیں دیکھتا تھا اکیس روز خواب میں دیکھا  
 کہ قیامت میری تمام لوگ حضرت رسالت پناہ کی طرف جمع کئے

میں ناگہان نظر کیا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں  
 میں نے دیکھا کہ میں وہ پرغید و سیاہ لمحہ حاضر ہیں حضرت رسالت پناہ  
 پر سلام کرتے ہیں میں ہی نزدیک جا کر چاہا کہ سلام کروں ایک  
 دوپہر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ شخص ہمسی کیا چاہتا ہی رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم چاہی کہ مجھ کو پکڑ لیوں ناگہان جواب بیدا رہا میں رشتہ  
 کے بال گز گئے چارہ بنے اسہی حال میں رہا میں اکر ورمیر اکر دست  
 بخیاں اعراض غلبہ میسی حال کو دریافت کی پھر تمام حال رو برو  
 ظاہر کیا میں وہ بولے کہ سبحان اللہ تم کس واسطے رو برو حضرت رسالت  
 پناہ کے توبہ نہیں کی اور عفو تقصیر نہیں چاہی کیا تم کو معلوم نہیں کہ مرد  
 جس سی پڑ ہے جاو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 پہنچتا ہی نے احوال سیلابی بتا بہ طلب کب وضو کرنا دو رکعت نماز

مجھ کو پروائی پھر خدا دعا چاہا کہ میں ای بارِ تعالیٰ غفور رحیم توبہ کیا میں  
 فضیلت پر شیخین کے قابل ہوا میں بعد اس کی ایک ہفتہ گذرا کہ وہ مرض  
 مجھے زایل ہویش و بروت مجھ کو نکلے اللھُمَّ وَفَقْنَا لِلتَّوْبَةِ  
 إِلَيْكَ وَأَلْعَمَالِ الصَّالِحَةِ عَلَى مَا رَضَاكَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ  
 وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کرامت ایک سلف اسہی  
 کتاب میں مرقوم ہے کہ کہی اہو کہ معمول میں تھا کہ بیواری مرد و نگو کفن  
 و دفن کرتا اگر روز کو فیو نہیں ہے ایک شخص مر گیا تھا میں غلام کو اپنے  
 واسطے خریدی کفن کے بازار کو بھیجا اور آپ کے نزدیک گیا میرے  
 کہ ایک خشت اسکے شکم میں رکھے ہی بعد تہوے دیر وہ مردہ اٹھکا  
 واویلا مچایا میں اس کو کھا کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بول وہ مردہ کہا کہ اے  
 کلمہ مجھ کو کیا نفع کریگا میں اپنے قوم کے سات ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما

بدودشت کہتا بعد مرنے میرے جاے میری جو دوزخ میں  
 ہی بتا اب واسطے عبرتہ دوسروں کے چھکو خدا زندہ کیا ہی چھو  
 فرمایا میں حال اسکا دوسرے کو فیکو نکو لاؤ جو اب کہ شیطان اس میں  
 کیا ہی گلزار تفسیر اذکر خلافت میں محی اللیالی تلاوت القرآن  
 سیدنا حضرت عثمانؓ والنورین رضی اللہ عنہ کی چمن بہار کہتے  
 اسلام میں عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس  
 بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب  
 حضرت عثمان قرشی جو اصحاب کہ دعوت حضرت ابوبکر صدیق  
 رضی اللہ عنہ کے اسلام لائے ہیں ابو عبد اللہ ابو لیلی کہتے تھے  
 بعضے روایت میں ہی کہ ابا عمر بھی کہتے تھے سن چھ عام قبل سے  
 تولد مبارک ہوا اور اول طرف حبشہ کی بعدہ طرف مدینہ منورہ کے

ہجرت کے والدہ کا اسم اروی بنت کریم بنت ربیعہ اونیہ کا  
 اسم رضیاً ام الحکیم بنت عبدالمطلب ابن ہاشم تھا نہایت فکیرہ و جمیلہ  
 چمن و وسعہ افضال میں سیدنا حضرت عثمان غنیؓ و النورین رضی  
 اللہ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو صاحبزادیوں کو اپنے  
 یعنی رقیہ و ام کلثوم کو حضرت عثمانؓ کو مرثیہ بعد آخری تزویج فرما  
 جب وہ دونوں بی بی وفات کی فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر  
 میری کوئی بی بی دختر ناکتخا ہو تو البتہ عثمانؓ سے عقد کر دیتا اور میں ہمہ عقد  
 نہیں کیا مگر خدا کے حکم سے اب تم کسی بی بی دختر سے نکاح کرو اور یوں اور  
 ثالث بسبب مرض و بیماری بی بی کی و ام رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے جنگ بدر میں حاضر نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خلیفہ ثالث کا خلیفہ کے امر کر دلوائی اور حدیبیہ میں حاضر نہیں تھے و

اسکی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی امر ضروری پر  
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طرف مکہ کے ارسال فرما دیا  
 خبر پہنچی کہ کفار حضرت عثمان کو شہید کئے رسول اللہ صلی اللہ  
 وسلم پر غضب بارادہ قتل کفار کے تمام اصحاب و خت ضو  
 کے نیچے بیعت لی اور بایان دست مبارک اپنا حضرت عثمان  
 کا مقرر کردست زہت پر اپنے بیعت کی جا غور کی ہی کہ کیا  
 ہوئی یہ خبر معلوم ہوئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر شے  
 نہیں ہو خاطر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین پر  
 فضیلت اور یک مبشر بالجنۃ اور یک اصحاب شورہ جوتہ  
 عمر و واسطہ خلافت کے مقرر فرمائی اونہیں میں اور قرآن شریف  
 جمع فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ اس مسجد



لون زیادہ کریگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانچ مکان خرید کر مر  
 سکی شریک مسجد نبوی کی اور مرتبہ ثانی بعد وفات رسول اللہ  
 مدینہ سلم کے ایام خلافت میں کلان زیادہ تیار کی فضیلت  
 بخاری اور مسلم بی بی عائشہ صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 ی روایت کئے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن خذیمین رسول اللہ  
 مدینہ سلم کے حاضر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لباس مبارک پہن  
 فرمائی کہ تم شرم و حیا اسے نہیں کرتے ہو کہ حتی ملائکہ اللہ تعالیٰ  
 کے شرم کرتے ہیں فضیلت بخاری ابی عبد الرحمن سلمی  
 روایت کئے ہیں کہ جس وقت اہل بلوا حضرت کو حصار کی خدمت  
 فرمائی کہ میں تم کو خدائی جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائی کہ جو شخص چش عسرت کی تجھ پر کرے گا اسکے واسطے

جنت ہی جنت عسرت کی تجھنیر میں کیا اور فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص کعبہ پر معونہ کو کندہ اور بعض روایت میں حج کہ فرماتا کہ یہ گالہ کے واسطے جنت ہی اسکو پہنچا دینے کے لئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد کی سو تم جانتے ہو یا نہیں اہل بلوخیہ کے مقولہ کو تصدیق کی ترمذی عبد الرحمن ابن خباب کے روایت کی کہ کہنی انہوں نے جو وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیار می عسرت کی فرماتی تھے میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کے موافق اولا حضرت عثمان غنی عرض کی کہ سو شتر معہ سامان واسطے سفر کے میرے ذمہ پر ہیں اور دو سہر وقت دو سو شتر معہ سامان تیسرے وقت تین سو شتر معہ سامان حضرت عثمان غنی اپنا ذمہ بیماری کی اور ایک روایت میں سات سو شتر معہ سامان اور چار سو

واسطے سوار کی خریدی کر مجاہدین نے سبیل اللہ کو دینی اور ایک  
 روایت میں کہ ہمراہ شتر و فرس کے لئے اوقیہ طلا بھی تھی **فصلیت**  
 ترمذی اس سے روایت کی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 بیعت الرضوان اصحاب کی حضرت عثمانؓ بحسب الامر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم فرمائے کہ عثمانؓ حاجت پر اللہ اور رسول اللہ کے ہی چکر لگاتے  
 مبارک کو حضرت عثمانؓ کا فرض کر دست ثانی سے بیعت کی  
**فصلیت** ترمذی حاکم اور ابن ماجہ مرۃ بن کعب سے روایت  
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ ماجہ ظہور میں آئے اسکے  
 ذکر الہام غیبی سے ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص چلے اور  
 آج اس عابی سے گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کہ اسو

یہ شخص حق پر ہوگا مراد اُس سے اشارہ طرف بلوا اور شہادت  
 ذوالنوحین سے ہی راوی کھٹے ہیں کہ میں جا کر تلاش کر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ وہ شخص عثمان بن  
 درجواب رسول اللہ نعم فرمائے فضیلت ترمذی اور حاکم بن  
 عایشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ فرمائے رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کہ اسی عثمان شاید کہ خدا تعالیٰ تم کو ایک قمیص پہنا دے گا اگر  
 منافقوں ارادہ اسکے چپے کا کریں ہرگز دوزخ نہ پہنچے گا حتیٰ کہ تم  
 یہی اشارہ بلوا سے ہی فضیلت ترمذی روایت کئے ہیں بلوا کہ  
 روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما کہ مجھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم عہد فرمایا میں اس پر ثابت ہوں فضیلت حضرت عثمان  
 ہر روز روزہ رکھتے اور بیس حج بیت اللہ کے فی سبیل اللہ کئے

استیجاب میں مذکور ہی کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ  
 یرومیہ کو خرید کر یگا اور واسطی شرب مسلمانوں کے مقرر کرے گا حتماً  
 اسکی واسطی جنت میں جا ہی شرب مقرر کرے گا حضرت عثمانؓ ہو چکے  
 زدیک جا کر پیام خریدی کا کی وہ یہودی واسطی فروخت  
 سالم کے راضی نہوا آخر اول نصف چاہرومیہ کو خرید کر فرمائی  
 کہ اگر چاہے کہ تو دو دو روز اپنے حصہ کے مقرر کریں نہیں تو  
 ایک ایک وزنوبت مقرر کریں وہ یہودی ایک ایک وزن پر را  
 ہوا حضرت عثمانؓ اپنے روز مسلمانوں کو پانی پلانا مقرر کئی جب عمرو  
 مسلمان پانی لیتے وہ یہودی اپنا نصف حصہ بھی حضرت عثمانؓ  
 رضی اللہ عنہ کو فروخت کیا نصف اول بار بار اور نصف ثانی  
 ہزار درہم کو خرید کے فضیلت اسبب عقد کرنے

دو صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالنورین کھٹے  
 ہیں فضیلت محمد بن سیرین مروی ہے کہ حضرت عثمان <sup>اعظم</sup>  
 مناسک حج کے بعد انکے حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے فضیلت  
 ابن عباس مروی ہے کہ قرآن شریف کو حضرت عثمان <sup>رضی اللہ عنہ</sup> اور ابو  
 تریب <sup>رضی اللہ عنہ</sup> فضیلت استیعاب میں مذکور ہے کہ حضرت عثمان <sup>رضی اللہ عنہ</sup>  
 رضی اللہ عنہ تمام شب میں ایک دوکانہ میں سالم قرآن شریف قرات  
 فرمائی چمن پیر کیفیت شہادت میں حضرت عثمان <sup>رضی اللہ عنہ</sup>  
 رضی اللہ عنہ کی جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم <sup>رضی اللہ عنہ</sup>  
 مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی فارغ ہوئے واسطے تقریر خلافت  
 کے ایک مکان علیحدہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ اور  
 عبدالرحمان اور سعد اور زبیر و طلحہ جمع ہو کر مشورت کئے عبدالرحمان

کہے کہ تقرر خلافت کو رائی پر تین شخصوں کے تم مقرر کر وزیر فرما  
 کہ میں اپنی رائی کو تابع را حضرت علی کے کر دیا ہوں بعد نے  
 فرمائی کہ میں اپنی رائی کو تابع رائی عبدالرحمان کے کیا حضرت طلحہ  
 فرمائی کہ میں اپنی رائی کو تابع رائی عثمان کے کیا جب عبدالرحمان  
 اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی رہے  
 عبدالرحمان فرمایا کہ میں ارادہ خلافت کا نہیں رکھتا ہوں تم  
 دونوں سے کون شخص اس خلع کرتا ہی تا کر دیوں ہم ایک  
 پر راہ رسول اللہ اور اللہ جل شانہ کے تم دونوں اپنے اپنے نفرت  
 فکر و تامل خوب کرو کہ فضل تم میں کا خلیفہ ہو و اور اصلاح امت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح سعی کرو حضرت عثمان اور  
 علی خاموش رہے عبدالرحمان فرمائی کہ اس امر کو میری رائی ہے

کہ میں قسم ہی خدای جل شانہ کی کہ بہتر اور برتر تمہاری ہیں جو مقرر کیا  
 دو نو صاحب بی بی پر عبدالرحمان کے راضی ہو پھر عبدالرحمان حضرت  
 علی کو فرمائی کہ تم اسلام میں مقدم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قربت رکھتے ہو اگر تم کو میں خلافت پر مقرر کروں عدل کرو اور اگر  
 دوسرے کو خلیفہ تم پر مقرر کروں اطاعت اور فرمان برداری کرو علی مرتضیٰ  
 و جواب نعم فرمائی پھر حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہو وہی عبارت  
 کہ جسے حب حضرت عبدالرحمان ان دونوں صاحبوں کے بعد ہی حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ کے مات پر بیعت کی اور کیفیت شہادت میں  
 حضرت عثمان کے ابن عکرم زہری سے وہ سعید بن مسیب سے روایت  
 کرتے ہیں کہ حضرت عثمان مظلوم شہید ہوئے اور جو کہ انکو شہید کیا وہ  
 ظالم جو کہ انکو ذلیل کیا وہ معذوری زہری سے سعید بن مسیب سے کہہ



شہادت خلیفہ کا کیا ہی بیان کرو سعید بن سبب فرمائی کہ جب عثمان  
 امر خلافت پر قائم ہوئے بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ناخوش ہوئے تھے اور مکروہ جانتے تھے کس واسطی کہ حضرت  
 عثمانؓ اپنے قوم سے زیادہ محبت رکھتے اور ایام خلافت میں اپنے  
 کہ بار سال کی تھی اکثر بنی امیہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صحبت انکو نہیں تھی والی مالک کا کی تھی اور ان سے ایسے افعال سرور  
 ہوتے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سی کرتا  
 کرتے حضرت عثمانؓ ایسے امور پر خلافت ملاحظہ کرانکی تائید کرتے اور  
 خدمت سی مغرول نہیں کرتے جب حضرت عثمانؓ عبد اللہ ابی سرحؓ  
 بنی عم کو والی مصر کا تقرر فرما امر واسطی تقوی اللہ کے فرمائی وہ کسکو  
 شریک کاراؤنکا نہیں کی دو سال تک عبد اللہ والی مصر رہا اہل مصر

کی شکایت خلیفہ کے حضور میں لائی اور داد و انصاف خلیفہ سے  
 چاہی اور آگے سے خلیفہ کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود و ابی ذر غفاری  
 و عمار بن یاسر بنو زبیل و بنو زہرہ ماتحشی و امین رکھتے جب اہل مصر  
 کے حضور میں شکایت عبد اللہ بن ابی سرح کی لائی خلیفہ غنائہ  
 نامہ سی ابن ابی سرح کے متضمن تحریف و منع ازیت رسانی و عایا کی لگا  
 روانہ فرمائی جب عنایت نامہ عالی خلیفہ ثالث کا عامل مصر کو پہنچا  
 جس امور کو کہ خلیفہ منع فرمائی تھی انکار کر حامل رقمہ کو مارا اور چو لوگ  
 شکایت خلیفہ کی حضور میں لائے تھے ایک شخص کو ان میں سے قتل کے  
 واسطے اہل مصر سات سو نفر فریاد کنان مصری نکل داخل مسجد نبوی  
 کے ہوئے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت  
 ازیت رسانی و قتل عامل مذکور کی کی حضرت طلحہ حال عامل اور ہتھیار

اہل مصر کا خلیفہ کے خدمت میں عرض کہ کلام شدید کی اور بی بی عایشہ صدیقہ  
 رضی اللہ عنہا بھی خلیفہ کو پیام فرمائی اہل اصحابِ رسول اللہ تہاری  
 خدمت میں حاضر ہو جو رجاء عامل مصر کا عرض کر درخوست غزل عامل کا  
 کی تم غزل نہیں کئے اب وہ عامل تمہارا انہیں سے ایک شخص کو قتل کیا  
 اب انصاف داد دہی ان داد خوانان کی کرو اور حضرت علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ خدمت میں خلیفہ کے تشریف لا کر فرمائی کہ اہل مصر اور لافظ غزل  
 عبداللہ ابن ابی سرخ کی چاہئے تھی اب خون کا وہ لوگ دعویٰ کرتے  
 ہیں اب آپ انکو موقوف حکومت کر انصاف انہیں فرما دیں اگر خون  
 انکے طرف ثابت ہو قصاص کر خلیفہ فرمائی کہ کسی شخص کو تم تجوز کرو  
 کہ اسکو موقوف کر دوسرے کو جائیں اسکے مقرر کروں اہل مصر محمد  
 بن ابی بکر کی طرف اشارہ کر عرض کی کہ محمد بن ابی بکر کو عامل مقرر فرما

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محمد بن ابی بکر سی عہد لیکر عمار بن قحطافہ  
 فرمائی محمد بن ابی بکر بعد سر فراری کے ہمراہ کئے انصار مہاجرین کے  
 اہل مصر کو سات لیکر روانہ مصر کے ہونے جب تین منزل مدینہ سے  
 پہنچے ایک غلام کو دیکھے نہایت پریشان و سرسیمہ شتر پر سوار ہے  
 تو یا کسی کو تلاش کر تا ہی اہل قافلہ اس سے پوچھی کہ تو کون ہی اور  
 کہاں جاتا ہی آیا تو کہیں سے فرار کیا ہی وہ غلام جواب دیا کہ میں غلام <sup>خلفہ کا</sup>  
 ہوں خلیفہ محکو عامل مصر کے طرف روانہ کی ہیں اس قافلہ میں سے کوئی کہا  
 کہ یہ یعنی محمد بن ابی بکر عامل مصر کے ہیں وہ غلام جواب دیا کہ محکو ان کے  
 طرف نہیں بھیجے اور انکو خلیفہ کا نہیں کہوں گا پھر وہ غلام راہ لیا محمد بن  
 ابی بکر چند شخصوں کو بھیج اسی گرفتار کی جب وہ غلام آیا محمد بن ابی بکر  
 اس سے دریافت کی کہ تو کون ہی وہ غلام سرسیمہ کہہ رہا تھا کہ میں <sup>مدینہ کا</sup>

غلام اور کہہ ہوتا کہ میں مروان کا غلام ہوں ایک شخص کہ واقف تھا  
 بولا کہ یہ غلام امیر المومنین کا بہ تحقیق ہی محمد بن ابی بکر اس غلام پوچھے  
 نہ تجھ کو طرف کے بھیجے غلام بولا کہ عامل مصر کی طرف پر کہی کسی کو  
 وہ غلام بولا رقعہ کے ساتھ وہ بولے کہ رقعہ تیرے ساتھ ہی بولا کہ  
 یہ سات نہیں ہی لوگ تالاش کی رقعہ نہیں ملا مگر ایک طرف  
 شک تھا کہ وہ حرکت میں خلل کرنا کہو لٹا اسکا چاہے لیکن کہوں  
 نہیں کا آخر اسکو چیرے ناگہان اسہیں ایک رقعہ میر ہر خلیفہ کے  
 نکلا نظر کی وہ رقعہ نام عبداللہ بن ابی سرح کے تھا محمد بن ابی بکر تمام  
 اہل قافلہ و ہاجرین انصار کو جمع کر رقعہ کہو لے مضمون اسکا یہ تھا  
 کہ جسوقت محمد بن ابی بکر اور فلان فلان تمہارے پاس آویں حدیہ کرتے  
 انکوں کو دو اور جو رقعہ انکے ہمراہ ہی مل جائے تو جنگ کے میں حکم کرو

پنے حکومت پر بحال وقایم رہو جو تیسے نزدیک میر فریاد لاؤ گا اسکو  
 شاکر اللہ تعالیٰ میں قید کرونگا وہ رقعہ کے معانیہ سے اہل قافلہ سزا  
 حیران ہو طرف مدینہ منورہ کے بازگشت کئے اور محمد بن ابی بکر  
 صدیق حضار مجلس کے مہروں کے اس رقعہ کو بند کر حوالہ ایک شخص کو کی  
 جب وہ لوگ مسجد نبوی میں داخل ہو حضرت علی و حضرت طلحہ و زبیر  
 و سعد اور جو لوگ ہمراہ محمد بن ابی بکر کے تھے اس رقعہ کو کہوں کر  
 پڑھے اور قصہ غلام کا تمام ظاہر کی استماع اس حال کے تمام لوگ  
 تنگیل و ناخوش خلیفہ سی ہوئے اور ابوذر غفاری اور عمار بن یاسر  
 اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کہ ملول سابق سے تھے زیادہ ملول  
 پڑ پڑ ہوئے ہر ایک غضب ناگ ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے گئے  
 اہل مصر خلیفہ کے برکت سر کو حلقہ کی اور محمد بن ابی بکر قبیلہ بنی تمیم کے

سات خلیفہ پر پوریش کی حضرت مرتضیٰ شاہیؒ اس مال کے غلام و  
 زیر و عمار کو اور کئے اصحاب بدر کو سات لیکر خدمت میں خلیفہ کے  
 ہمراہ شتر و غلام و رقعہ کے رونق افزا ہو حقیقت حال دریافت کے  
 پوچھے کہ یہ شتر و غلام اور یہ مکتوب سب ہمہ آگاہی یا نہیں خلیفہ  
 شتر و غلام کو اقبال کر مکتوب کے انکار کر فرمائی کہ تم خدا رب العزت  
 ہی کہ مجھ کو کہنے سے اس مکتوب کے اور روانہ کرتے ہی مطلق اطلاع  
 نہیں لیکن میری صحیح ہی حضرت مرتضیٰ فرمائی کہ کیسا ہو گا کہ شتر و  
 غلام تمہارے بین رقعہ جو تمہارا نہیں اکو لیجا و یگا پھر خلیفہ اور عدم  
 علم و ارسال مکتوب پر طرف حاکم مصر کے حلف فرمائی اصحاب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کو تصدیق کر تجسس کے خط اس رقعہ کا مروان  
 معلوم ہوا پھر خلیفہ سے عرض کئے کہ مروان جو حضور میں حاضر ہی ہو تو

خلیفہ مروان کو حوالہ نہیں کی آخر اصحابِ شمشناک بیتِ الخلفاء  
 سے نکلے مروان کے شکایت کرتے ہوئے لیکن جانتے تھے کہ حضرت  
 عثمان جلفِ خلافتِ امیرِ پرہیزگار کی اور لوگ کھے کہ عثمان کو اس فساد  
 جب بری جانینگے ہم کہ مروان کو تفویض ہو کرین کہ ہم اس سے  
 دریافت کریں کہ بے سبب اصحابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 حکمِ قتل کا کرتا ہی اگر حضرت عثمان وہ رقعہ لکھے ہیں ہم انکو معزول کر  
 اور اگر مروان حضرت عثمان کے امر سے لکھا ہی ہم فکر کرینگے اور ان  
 لوگوں نے مکان کو خلیفہ کے حلقہ کی رہے خلیفہ سب خوفِ قتل کے  
 مروان کو باہر نہ کالی لوگ کہ دارِ الخلافہ کو حلقہ کی تھے پانی جانے  
 سے منع کی اس واسطی خلیفہ دولت سر باہر یہ بخش ہو فرمائی کہ  
 تمہارے میں علی یا سعد میں جواب ہو کہ حاضر نہیں میں خلیفہ کامل کا ارشاد



فرمائی کہ کوئی ہی کہ علی کو خبر کر پانی محکوم پلا و حضرت علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ کو جب خبر پہنچی تین مشک پانی کے خلیفہ کے خد متین  
 تو پانی پہنچا فی مین کئے علام نبی ہاشم اور بنی امیہ اس جد و جہد میں  
 مجروح ہوا الغرض بہت وقت سے خلیفہ تک پانی پہنچا جب حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ اہل بلو ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا کہتے ہیں  
 فرمائے کہ ہم کچھ ارادہ شہید کرنے خلیفہ کا نہیں کہتے بلکہ اسے مروا  
 کہ مفسد ہی طلب کرتے ہیں پھر حضرت مرتضیٰ جگر گوشوں کو اپنے یعنی  
 حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما التحیۃ والسلام کو امر فرمائے  
 کہ تم شمشیر اپنی لیکر دروازہ بیت الخلافت پر جا کر حاضر ہو کر نگاہبانی  
 اور کو خلیفہ کے نزدیک جانی مت دیوزیر اور طلحہ وغیرہ صحابہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے صاحبزادوں کو ہمراہ صاحبزادوں کے

معین و مقرر فرما محمد بن ابی بکر جب یہ حال دیکھی اور بلوائی لوگ  
 تیر انداز تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف دولت سر آغاز  
 حتیٰ کہ امام حسن و امام حسین علیہ السلام خون آلودہ ہوئے اور ایک تیر انداز  
 کہ خلیفہ کے دولت سرا میں تھا لگا اور قمبر غلام حضرت مرتضیٰ کو سر پر  
 زخم لگا بسبب خمی ہوئے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے محمد بن  
 ابی بکر خائف ہوئے کہ بنو ہاشم مقابلہ کہیں بنا کرے کہ اس وقت فتنہ زیاد  
 ہوگا آخر دو شخص نکالتے پکڑے کہ بنو ہاشم مجروح ہونے سے  
 امام حسن و حسین کے مطلع ہونگے سب لوگ علیحدہ و متفرق ہونگے  
 اور ہمارا مطلب نہیں ہوگا اب چلو عثمان کو قتل کریں اور کسو کو معلوم  
 نہ ہو و محمد بن ابی بکر اور وہ دو شخص بیت الخلافت میں ایک انصاف  
 کے مکان سے اترے کسو کو اس امر سے اطلاع نہیں ہوئی کسو اسے

تمام لوگ سقف بیت پر تھے خلیفہ کے نزدیک سوا اہل خانہ کے  
 اس وقت دوسرا کوئی نہیں تھا مجھ اپنے ہمراہیوں کے کہ یہ سوا  
 عورت کے دوسرا نہیں ہی تم یہاں ہو میں جا کر کوٹھڑیاں ہوا وقت  
 تم اگر قتل کرو پھر محمد خلیفہ کے نزدیک جا کر لحد مبارک کو پکڑ لے  
 خلیفہ محمد سے فرمائی کہ واللہ اگر تمہارے باپ تکو ایسے عالمین کہ  
 مجھے کرتے ہو دیکھتے البتہ برا جا پھر دو بات محمد کے لرزنے لگے  
 اور لحد چھوڑ دی وہ دونوں شخص اگر خلیفہ کو شہید کر رہے ہیں  
 وہ تینوں گریز کئے اہل خانہ خلیفہ کے اس حال کو نظر کر آواز کی  
 کوئی آواز انکا سنا نہیں آئی غریبی صاحبہ سقف پر جا کر آواز کی  
 کہ خلیفہ شہید ہو جب لوگ اترے خلیفہ کو مذبح دیکھے اور یہ  
 خبر حضرت مرتضیٰ اور سعد وزیر و طلحہ وغیرہ اہل مدینہ کو معلوم ہوئی

سب جمع ہو کر خبر حشت اثر سماعت کرتے ہی مسلوب العقل ہو  
 اور خلیفہ کو مذبوح دیکھی حضرت مرتضیٰ مان سے پٹنکر صا جزا و نکو  
 فرمائے کہ تم دروازہ پر کھڑے ہو خلیفہ کیسا شہید ہو اور یک طہانچہ  
 حضرت حسن کو اور یکا رسینہ پر حسین کو مارا اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ  
 بن بکر کو کلام سخت فرما کر اپنے مکان کو چلے آئے لوگ بھی حضرت  
 مرتضیٰ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم کو خلیفہ ضرور ہی آپ سے  
 مبارک دراز کر و حضرت مرتضیٰ فرمائے کہ یہ تمہارا اختیار میں  
 نہیں ہے اہل بدر جس سے راضی ہو وہیں وہ خلیفہ ہو گا۔ جمیع اہل بدر  
 حاضر ہو کر حضرت مرتضیٰ کے خدمت میں عرض کی کہ آپ اس امر کے  
 مستحق ہیں پہر بیعت حضرت مرتضیٰ کے مات پر کی اور مروان  
 و اہل بدر فرار کیا حضرت مرتضیٰ اور حصار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

بی بی کے خدمتین اگر کیفیت شہادت خلیفہ کی دریافت کی بی بی نے  
 فرمائے کہ کون شخص شہید کیا مجھ کو معلوم نہیں لیکن محمد بن ابی بکر  
 دو آدمی معلوم کے ساتھ آئے تھے اور تمام کیفیت مذکور ظاہر  
 حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ محمد کو طلب کر دریافت حال اور ارشاد  
 بی بی کا بیان فرمائے محمد عرض کئے کہ واللہ میں کذب نہ کہوں گا میں  
 بارادہ قتل اگر خلیفہ کو پکڑا اب خلیفہ میرے باپ کا  
 نام لی میں انکو چھوڑ دیا واللہ کہ نہ میں بارادہ انکو پکڑا ہوں اور خدا  
 غفور و رحیم میں توبہ کرتا ہوں ابن عباس اگر کنا نہ مولیٰ صفیہ وغیرہ  
 روایت کی ہیں کہ حضرت عثمان کو ایک مرد اہل مصر زرد رنگ کہ نام  
 حارثہ شہید کیا اور شہادت خلیفہ ثالث کی وسط ایام تشریق  
 سن پتیس میں ہوئی اور دوسری روایت میں اٹھارویں تاریخ

شہر ذی الحجہ جمعہ کے روز سن مکہ میں اور دفن مبارک بعد نماز صبح کے  
 بقیع میں حقائق بعض روایت شکل کے روز ہوا کر کے مذکور ہی بعض  
 چار شنبہ کے روز چوبیسویں تاریخ کہتے ہیں اور خلیفہ کی عمر شریف  
 نزدیک بعضوں کے بیاسی سال اور نزدیک بعضوں کے اکیاسی سال  
 بعضی چوہر اسی بعضی چھاسی سال کہتے ہیں اور نماز جنازہ حضرت بزرگ  
 پر ہی راوی کہتے ہیں کہ ابدافتنہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 اور ارفتنہ خروج دجال ہی ترمذی مناقب میں عبد اللہ ابن سلام  
 رضی اللہ عنہ کے روایت کئے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام زمانہ بلوایہ میں  
 حضور میں خلیفہ ثالث کے حاضر ہو خلیفہ فرمائے کہ تم کس واسطے  
 آئے ہو عبد اللہ بن سلام عرض کی کہ واسطے نصرت آپ کے حاضر ہوا  
 ہوں خلیفہ فرمائی کہ یا ہر جاؤ بلوایہ کو میرے دو کر کے عبد اللہ

باہر جا کر بلوائیوں کو کھے کہ اسی ناس جاہلیت میں نام میرا ظاہر  
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام میرا عبد اللہ رہی اور شانیں میرے  
 قرآن شریف حق تعالیٰ نازل کیا قوله تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ  
 مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَقَوْلَهُ تَعَالَى قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا لِّغَيْبِ  
 وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ الْخَبْرُ اور حق تعالیٰ فرشتوں کو اس شہید میں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو مقرر فرمایا آگاہ رہو کہ  
 کہ اگر تم خلیفہ کو شہید کرو گے حق تعالیٰ فرشتوں سے قتل کو تمہارا  
 اور تمہارا یکو قیامت تک فی لیل و نهار کرے گا اہل بلوائیوں کو اس قول کو عت  
 کر رہا ہم کھے کہ اس یہودی اور عثمان کو قتل کر و اور سیرت محمدی میں  
 آخر میں اس قصہ کے لکھے ہیں کہ اہل بلوائیوں ایک روایت میں انجالیہ روایت  
 دوسری روایت میں و شہد بہت یوم محاصرہ کی اور وہاں بن

اور ایک آدمی قبیلہ مراد زور رنگ پشت قامت دار الخلاء میں داخل ہو خلیفہ کو بولا  
 کہ تو کون سے دین پر ہی ان نعل خلیفہ جانب مائی کی نعل نہیں ہو بلکہ عثمان بن  
 اور ملت ابراہیم پر مسلم ہوں مشرکین سے نہیں ہوں نعل ایک یہودی  
 دراز ریش تھا وہ شقیہ اس نعل کو تکذیب کر خنجر سے مار مارا ہو  
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اکر روایت میں ہی کہ جب بصری  
 واسطے قطع انف بیلک حضرت عثمان کے آیا انکشتان بی بی کے  
 زخمی ہو مکر وہ قادر ہوا و قاتل میں حضرت عثمان ہی بعض محمد بن بکر بعض  
 رومان بن سمرعان بعض عمار کہتے ہیں مگر رومان اصح و مشہور ہے  
 اور واقعہ یہ کہتے ہیں کہ مدت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے  
 بارہ روز کم بار سال ہی اور خلافت اُس میں نہیں کہ عمر شریف ہشتاد و  
 سی تھی شامل مبارکین کے روایت مذکور میں حدیث ابن عباس کہ رسول



بن طلحہ سے روایت کئے ہیں کہ حضرت عثمان بہت خوبصورت آدمیوں  
 میں تھے حدیث ابن عدی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے  
 ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام کلثوم کو حضرت عثمان  
 نکاح میں دیئے ام کلثوم سے فرمائی کہ شوہر تمہارے مشابہت رکھتے ہیں  
 ابراہیم خلیل اللہ اور باپ تمہارے شامل مبارک ابن عبا کر کے  
 طرق سے روایت کئی ہیں کہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ متوسط قامت  
 نہ دراز نہ خورد صورت سفید رنگ روی قد رایل داغ چمک چہرہ  
 مبارک پر دراز و گہن دار لمحیہ قوی استخوان چوڑی پشت وسعت دار  
 دراز بازو بال دار کہ بازو کو پوشیدہ کئے تھے سر کے بال خدا رکھ چہن  
 مبارک او پر نہیں تھی خوب صورت آدمیوں کی از رو و ندان کہ نہایت  
 ہمدار اور صفا تھے کیسے مبارک کانوں کے نیچے زردی خضار

کرتے اور دندان مبارک کو طلا کے تار سے بند ہوا اور نقش خاتم حضرت  
 عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا امنت بِالَّذِي خَلَقَ فَسَوْفَ  
 تبار و ایت ابن عباس کر روایت کئے ہیں کہ بعد شہادت خلیفہ  
 ثالث کے خزانہ کو کھول دیکھے کہ ایک صندوق مقفل ہی جب کھولا  
 کہو لے اس میں ایک حقہ اور اس میں ایک ورق لکھا ہوا ہی عباد اس کی پڑھ  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم عثمان ابن عفان شہیدان لا الہ الا اللہ  
 وعدہ لا شریک وان محمد عبده ورسوله وان الجنة حق والنار حق ان  
 اللہ یبعث من فی القبور لیوم لا یریب فیہ وان اللہ لا یخلف المیعاد  
 جمیعاً علیہا یحیی وعلیہا یمیت وعلیہا یبعث انشاء اللہ تعالیٰ  
 چمن جو تھاکر امات میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے  
 کمر امنت تاریخ خلفا میں ابو نعیم آوردہ ابن عمر سے روایت

کئے ہیں کہ روز جمعہ کے خلیفہ ممبر خطبہ فرما رہے تھے ہجاء غفاری  
 نامی ایک شخص اگر دست مبارک بے عصا لیکر اپنے پاؤں میں  
 رکھے تو ایک سال نہیں گذرے کہ حق تعالیٰ اکلہ کی بیماری پاؤں میں اس کے  
 پیدا کیا اور وہ شخص اُس ہی مر گیا کرامت ایک روز کوئی صحابی  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اپنے مکان سے سسر خلیفہ میں گئے  
 اثنائی راہ میں کسی ایک نامحرم پر نگاہ کئے اور خلیفہ کے حضور میں حاضر  
 ہوئے خلیفہ مجرد ملاحظہ کے فرمائی کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ میرے مکان میں  
 آتے ہیں نگاہ سے ان کے اثر زنا کا ظاہر ہے وہ صحابی عرض کی یا خلیفہ بعد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہی وحی نازل ہوتی ہے خلیفہ ارشاد فرمائے  
 کہ یہہ وحی نہیں ہے بلکہ نور فرست ہے کرامت حضرت عثمان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب شہادت میں خواب میں دیکھے

کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امی عثمان بہارِ نزویک افطار کر  
 دوسرے روز خلیفہ کو کورمانگی مخالفوں سے مقابلہ کرنے حتیٰ کہ وصل  
 حضور محمدی ہو کر امت ایک ثقات منقول ہی کہ ایک نابینا  
 کو دیکھا میں کہ طواف خانہ کعبہ کرتا ہوا کہتا تھا کہ اے خدا مجھ کو بخش گلان  
 نہیں رکھتا ہوں کہ مجھ کو خشیکا تو اسکو کہا میں کہ سبحان اللہ ایسی ہی  
 بزرگ و مقبول میں خد اکرم لم یزل ستار و حیم کے پاس ایسا کہتا ہی  
 وہ شخص جواب دیا کہ مجھے ایسا ہی قصو سزد ہوا ہی پوچھا میں کہ وہ قصو  
 کیا ہی جواب دیا کہ جس روز حضرت عثمان کو لوگ محاصرہ کی تھی میں  
 ایک اشنا کے سات عہد و قسم کیا کہ بعد قتل عثمان کے انکے چہر پر ایک  
 طبانچہ مارونگا جب وہ شہید ہوا ان کے گہر میں دست کے سات آیین  
 سر مبارک انکا بی بی کے آغوش میں پوشیدہ تھا کہ ہم کہ چہرہ ہے

قلاب دو کر و بی بی کہے کہ ارادہ کیا ہی صاحب مجھے کہا کہ ہم وہاں  
 لبا نچہ مارنے چہرہ پر عثمان کے بعد قتل کے قسم و عہد کئے ہیں بی بی  
 برائے کہ تمکو لحاظ کچھ صحبت و اماوی رسول اللہ کا اور دوسرے  
 نصایاں لو نکا خیال نہیں وہ آشنا شرمندہ ہو چلے گیا اور میں لحاظ بی  
 کے کہنے کا نا کر طبانچہ انکے چہرہ پر مارا بی بی بد دعا کی کہ خدا تعالیٰ  
 لٹا ہوں کو معاف نہ کرے مات تیرا خشک ہو جاو اور انکھیں تیرے  
 نور ہو جاوین قسم ہی خدا تعالیٰ کی کہ بنو زین گہر کے باہر نکلیا تھا کہ  
 ات میرا خشک ہوا اور انکھیں میرے گہر ہو گئے مجھ کو گمان نہیں کہ خدا میرے  
 لٹاؤ کو بخشے گا کہ امت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے  
 میں روز تک جیاناں بام مسجد نبوی پر نوحہ و مرنیہ ماتم میں انکے بڑے کرم تمام  
 لوگ حاضرین کو معلوم ہوتا کہ امت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

روایت ہی شہادت کے روز حضرت عثمان کے ایک نواز معلوم ہوئی کہ

ابشر ابن عفان پر روح و ریحان و برب غیغضبان

ابشر ابن عفان یغفران و رضوان یعنی بشارت دیو ابن عفان

روح اور ریحان سے اور پروردگار مہربان سے بشارت دیو ابن عفان کو

منفرت اور رضامندی خدا کے جب قائل کوتا لاش کے کوئی نہیں

تھا کہ امت راوی سے مذکور ہی کہ بعد شہادت حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کے تین روز تک لاش مبارک کو رکھے آخر آواز ائی کہ عثمان

دفن کرو اور نماز جنازہ مت پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھ ہی بیٹھے اپنے

فضل سے نزول رحمت کیا ہی انہی پر امت راوی حکایت ہیں

کہ ابوذر کے روز حضرت عثمان کا ذکر کئے ابوذر غفاری رضی اللہ

عنہما فرمائے کہ میں عثمان کے چہرے کو ذکر فریر کے امر و مکر نہ کہوں گا

کسواسطیکہ میکر فیروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دولت خانہ برآمد ہو کر  
 تشریف فرما ہو میں ہی عقب میں چلے گیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ایک مقام پر رونق بخش ہوئی میں ہی جا کر سلام کروان بیٹھا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی کہ اے ابو ذر تو کسواسطی  
 عرض کیا میں کہ خدا اور رسول اس کے وانا ترہین ناگہان امیر المومنین حضرت  
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانبِ بیتھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرمائے کہ تم کو کون سی چیز یہاں لائی وہ عرض کئے کہ اللہ  
 و رسول وانا ترہین بعد اسکے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر بازو  
 ابو بکر صدیق کے بیٹھے حضرت رسالت مآب کے سوال و جواب پستور  
 اول ہوا بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر جانبِ راست پر  
 عمر بن خطاب کے بیٹھے حضرت رسالت مآب علیہ النجۃ و التسلیمات پستور

دست مبارک میں اٹھائے وہ تسبیح کہنا شروع کئے کہ آواز انگلی تکو  
 مانند آواز مگر عجل کے معلوم ہوتی بعد حضرت دست مبارک سے  
 رکھ دی وہ خاموش ہو گئے بعد اسکے پھر حضرت اُن سنگریز کو  
 اٹھا کر ابو بکر صدیق کو دی وہ سنگریزے آغاز تسبیح کئے جب تک  
 زمین پر رکھی خاموش ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سنگریز کو  
 اٹھا کر عمر بن خطاب کے مات میں دئے وہ بدستور تسبیح کہنا شروع کئے  
 جب عمر بن خطاب زمین پر رکھے وہ خاموش ہو من بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم وہ سنگریز کو اٹھا کر دست میں عثمان کے رکھی پھر  
 تسبیح کہنا شروع کئے جب عثمان زمین پر رکھی وہ خاموش ہو گئے  
 گلزار چوتھا ذکر میں اسد اللہ الغالب ابن عم رسول اللہ امیر المؤمنین  
 سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چمن بیلا



کیفیت اسلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علی ابن ابی طالب  
 ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف اور نام عبد مناف کا  
 منسوب ہے نام قضی کا زید بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی  
 بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ او کنت خلیفہ رابع کی  
 ابو الحسن ابوتراب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے  
 بخاری کتاب الادب میں سہل بن سعد روایت کئے ہیں کہ  
 بہتر دوست تر نامو نکازدیک علی کے ابوتراب تھا کہ چارنے  
 سے اس کے بہت خوش ہوتے تھے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک روز نبی  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ناخوش ہو کر مسجد شریف میں اگر زمین پر  
 آرام کی خاک پہلو شریف پر انکے لگی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم تشریف فرما ہو کر خاک کو ان کے بدن سے دو کر فرمائی کہ تم مایا

اور ہم مبارک حضرت والدہ کا فاطمہ بنت ابی بن ہاشم تھا اور  
 ابن عم رسول اللہ اور داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور عبد  
 خدیجہ الکبریٰ کے اسلام ہفت سالگی میں لگے اور ابو طالب کے  
 اصغر اولاد تھے طالب عقیل و جعفر و علی ابن عباس سے مروی  
 کہ چار خصال علی میں ہیں کسی میں نہیں اول یہ کہ آپ اہل عرب  
 عجم سے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پر ہی اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل و کفن و دفن دی سلمان  
 فارسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام  
 علی کا سبب ابو طالب کے پوشیدہ تھا اور اسلام ابو بکر کا بعد اسلام  
 علی کے ہی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی و زبیر رضی اللہ  
 عنہما عمر ہشت سالگی میں اسلام شرف ہوا ابن عباس اور زید بن رقیع

اور سلمان فارسی اور یک جماعت صحابہ کرام مروی ہی کہ خلیفہ رابع  
 اول اسلام کا روایت ابو یعلیٰ حضرت مرتضیٰ روایت کرتے ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے روز خدا تعالیٰ کی طرف  
 مبعوث ہوا اور میں شنبہ کے روز اسلام لایا وقت اسلام کے  
 عمر شریف حضرت علی کی وہ سالہ و نہ سالہ و ہشت سالہ باختلاف  
 الروایت ہی حضرت علی استیعاب میں مروی ہے کہ اللہ جل شانہ کی عبادت  
 کیا میں قبل عبادت کرنے جمیع اس امت کے اور باقی کیفیت ذکر اسلام  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذکور ہوئی چمن و وسرا  
 فضائل میں سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضیلت  
 روایت ہے کہ علی مرتضیٰ کا تولد خانہ کعبہ میں ہوا اور چشم مبارک بند  
 اگر کوئی ارادہ مشاہدہ کا کر آغوش میں لیتا حضرت مرتضیٰ ہم کو سکو

لوح لیتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغوش مبارک میں لے آہیں  
 چشم مبارک کھول چہرہ مبارک خاتم الرسل رحمت للعالمین کو ناظر  
 کی گویا انتظار تھا کہ اقل چہرہ مبارک رسول مقبول کا دنیا میں دیکھیں  
 فضیلت روضۃ الاحباب میں لکھا ہی کہ وقت تہیہ ہجرت کے  
 فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالیٰ مجھ کو اجازت ہجرت کی  
 دیامی اور تمام امانات بلوگوں کی تفویض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے  
 فرما کر ارشاد کی کہ آج شب کو میرے بستر پر چادر خضریٰ خاصہ اور کراحت  
 کرو کہ کفار قصد قتل تیار کہتے ہیں حضرت علی حسب الامر بستر مبارک پر  
 چادر اوڑھ آرام کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول آیت یسین شریف  
 کی پڑھیں ان کفاروں کے دال غار کے طرف توجہ فرما کفار شب کو  
 حضرت علی کو عین وقت غزم میں بستر مبارک پر دیکھ کر بے ہوش ہو گئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کو نکلے یہ قصہ بہت درازی اور  
 مولف کو مطلب اور پیش ہی جب پہ جان نثاری علی مرتضیٰ کے  
 بارگاہِ احدیت میں نہایت مقبول و پسند ہوئی حق تعالیٰ حضرت جبریل  
 و میکائیل علیہما السلام کو وحی فرمایا کہ میں تم دونوں میں شریک ہوں  
 مقرر کیا پھر کون یا ایک تم میں سے اپنے حیات کو دوسرے سے نثار  
 کرتا ہی وہ دونوں ملائکہ مقررین عرض کی کہ اے باری تعالیٰ ہم اپنے  
 اپنے حیات کو دوست و عزیز کہتے ہیں دوسرے کے واسطے کیونکر  
 نثار کریں ہم حق تعالیٰ کمال رحمت و عنایت فرمایا کہ علی اپنے ملائکہ  
 جیسا اپنی جان عزیز کو محمد پر نثار کرتا ہی زمین پر جاؤ اور علی کو کھارے  
 لگاؤ بانی کرو جبریل و میکائیل حسب الامر جلیل القدر نزدیک بسترِ جنت  
 مرتضیٰ کے اگر جبریل بالین پر اور میکائیل بالین پر بیٹھے جبریل فرمائی

کہ بخ بخ کوئی مانند تمہاری ای علی نہیں کہ حق تعالیٰ جل و علاۃ مبانات  
 تمہاری ملائکہ پر کیا ہی اور اس ہی قصہ میں حق تعالیٰ شریف و منان  
 من یشتر فی نفسہ البغاء مرضات اللہ واللہ ووف  
 یا اعبادہ نازل کیا ہی فضیلت حضرت علی مروی ہی  
 کہ فرمائی حضرت علی کہ آیتہ ومنہم من قضا نہبتا ومنہم  
 من ینظر ہما کچھین نازل ہی ومنہم من قضا نہبتا  
 مراد جعفر ومنہم من ینظرے میں یون فضیلت حضرت  
 مرتضیٰ علما و بیانین و مبشر بالجنۃ و بہادران شہوین اور خطباء  
 معروفین اور اول خلیفہ بنو ہاشم کے ہیں فضیلت حسن بن علیہ  
 بن حسن مروی ہی کہ حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہی ہے پرستی  
 نہیں کی فضیلت حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں

ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مکر غزوہ تبوک میں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم انکو خلیفہ مدینہ میں مقرر کر آپ جہاد کو روانہ بخش  
 ہوئی تہی فضیلت بخاری اور مسلم روایت کئے ہیں کہ جنگ خیبر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم حضرت مرتضیٰ کو عنایت فرما کر کہو  
 کہ فتح علی کی بات پر ہوگی سعید بن مسیب فرمائی کہ خیبر میں جو لازمہ  
 حضرت مرتضیٰ کو پہنچے اور کیفیت شجاعت دلاوری آپ کی شہرہ آفاق  
 فضیلت ابن اسحاق اور ابن عساکر ابی رافع سے نقل کرتی ہیں  
 کہ فرمائی انہوں نے کہ علی مرتضیٰ دروازہ خیبر کا اوکھا کر تافتح دستار  
 میں رکھی جب فتح کی زمین پر ڈالے پھر ہم لوگ اسی شخص اسکو پٹا  
 نہیں کے جابر بن عبد اللہ فرمائی کہ علی جنگ خیبر میں دروازہ کا  
 اوکھاڑا پھر سے اندر چلی گئی بعد فتح کی اس دروازہ کو چالیس روٹیاں دی گئیں

**فضیلت** احمد اور ہزار سہیل بن سعد سے روایت کی ہیں  
 کہ وقت تیار ہی شکر احد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کل کی  
 روز میں ظلم اس شخص کو دیونگا کہ وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہی  
 اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتی ہیں اس ارشاد نبوی کو اصحاب  
 سماعت کر تمام شب خیالاتین گذاری کہ وہ کون ہوگا جب  
 ہوئی تمام اصحاب نے ملت مملکت نبوی پر حاضر و متوقع رہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ علی بن ابی طالب کہان ہی اصحاب عرض کئے  
 کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بلبل لبیا کہ چشمان نگین میں حضرت مرتضیٰ کے لگائی اور علم محمد  
 عنایت فرمایا وی کہتی ہیں کہ حضرت علی کو تاگر در چشم نبوت  
 مسلم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب یہ مباہلہ منع اپنا



وابتائکم ام نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی فاطمہ اور حضرت علی  
 اور حضرت حسن حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو طلب کیا مگر خدا ہی تعالیٰ کے نزدیک  
 دعا کی کہ اللہ یہ چار میرا ہے **فخصیلت** تہذیبی زید بن رقم رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کئے ہیں کہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 مولاہ فعلی مولاہ جس شخص کا کہ میں مولا ہوں پس علی مولا اسکا ہی  
 سوای زید کے تیس اصحاب اس حدیث کو روایت کئے ہیں **فخصیلت**  
 بخاری اور مسلم بعد بن ابی وقاص سے روایت کئے ہیں رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم غزوہ تبوک میں علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خلیفہ کر آپ جہاد کو چلے گئے  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض کئے کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ عورتوں کے لئے  
 میں چھوڑتے ہیں فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ای علی تم راضی  
 نہیں ہوتے ہو کہ تم نزدیک میرا نہ مارو گے ہوں نزدیک سے لے کر نہیں

کوئی نبی نہیں ہی فضیلت ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بخاری سے  
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی مجھے ہی  
 اور میں علی سے ہوں فضیلت ترمذی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابہ  
 دوسرے صحابی سے رشتہ برادری مقرر فرمائی اور حضرت علی کو کسی سے  
 نسبت برادری مقرر نہیں فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ اب دیدہ  
 حاضر خدمت حضرت کے ہو عرض کئے کہ یا رسول اللہ آپ جمع صحابہ  
 نسبت برادری کی ایک کو دوسرے مقرر فرمائی اور مجھ کو کسی سے برادری  
 مقرر نہیں کی فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میرے برادرین اور  
 دنیا میں ہو فضیلت ترمذی اور حاکم حضرت مرتضیٰ سے روایت  
 ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں علم کا شہر ہوں علی دروازہ

شہر کا ہی فضیلت ابو سعید ترمذی نقل کئے ہیں کہ فرمائی منافقین کو  
 بسبب بغض علی مرتضیٰ کے پہچان تھے میں ہم فضیلت کا حکم حضرت علی  
 سے نقل کئے ہیں کہ فرمائی حضرت مرتضیٰ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم مجھ کو میں کی طرف جائیگا امر فرمائی عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ آپ  
 مجھ کو امر فرمائی اور میں نے جو ان ہوں قضا یا نہیں جانتا ہوں رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم دست مبارک اپنا سینہ پھیرے مار کر فرمائی کہ امی پروردگار  
 ولین اسکے ہدایت عنایت کر اور زبان کو اس کے ثابت رکھہ اللہ جل شانہ  
 قسم ہے کہ بی شبہ بی خوف و شخصوں حکم میں کرتا تھا فضیلت  
 استیغاث میں مرقوم ہے کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو اے  
 میں تجھ کو تعلیم کروں دعا کہ اگر تم اس کو پرین اللہ تعالیٰ تکو مغفرت کرے  
 اور تم مغفرت کے گے ہو حضرت علی عرض کئے کہ یا رسول اللہ وہ عا کیا

تعلیم فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ لا الہ الا اللہ بحلیہ  
 العظیم لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات  
 وارب العرش الکریم پھر حضرت رسالت مآب فرمائی کہ تمہارے  
 واسطے دو قوم ہلاک ہونگے ایک جو شخص کم زیادتی کرتا ہی دوستی  
 میں تمہارے دو سر جھوٹ کہتا ہی جیسا کہ بنی اسرائیل حق میں  
 علیہ السلام کے فضیلت شعبی سے مروی ہی کہ مغیرہ قسم یاد کر  
 کہی کہ علی بن ابی طالب کہی خطا قضا یا میں نہیں کی فضیلت  
 بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کو رہی کہ فرما کہ علی علم سنت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے فضیلت ابن عباس سے مذکور ہی حقیقتاً  
 چند جا اصحاب پر عتاب کیا مگر علی کو کہیں عتاب نہیں کیا فضیلت  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ شانین علی رضی کے سوائے

نازل ہو **فضیلت** ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وقتِ غیب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا علی کے کوئی طاقت نہ ہی رکھتا  
 کلامِ کریم **فضیلت** ابو یعلیٰ اور زرار بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو علی کو ایذا  
 دے گا یا محکومیت دے گا **فضیلت** ابو یعلیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کئے ہیں کہ فرمائی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تین جہلمندان  
 علی کو قتل دیا یہی کہ اگر محکومیت ایک ہی جاتی ہر تین بہتر ہو تا مالک  
 سے سرخ شتر و تین حاضرین عرض کی کہ وہ تین خصال کونے ہیں حضرت فرما  
 کہ تیرا تیرا فاطمہ بنت رسول اللہ اور مسجد میں رہنا حالت غیر طاہرین و علم  
 دینا رسول اللہ کا یومِ خیر میں علی کو **فضیلت** طبرانی ام سلمہ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص

علی کو دوست رکھا گویا مجھ کو دوست رکھا جو مجھ کو دوست کہا گویا  
 دوست نہ رکھا اور جو شخص کہ علی سے عداوت و بغض رکھا گویا مجھے  
 بغض رکھا جو مجھے بغض رکھا گویا خدا سے بغض رکھا فضیلت بڑی  
 اور یعلیٰ اور حاکم حضرت علی سے روایت کئے ہیں کہ فرمائی حضرت علی  
 مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کر فرمائی کہ قصہ تبارک و تعالیٰ  
 کے ہی کہ یہودی بسبب بغض کے خراب و نصار بسبب محبت  
 کے یہاں تک کہے شانیں انکے کہ شایان نہیں تباہی یعنی ارجح اہل  
 ہوئے بعدہ فرمائی کہ آگاہ رہو کہ گروہ خراب ہو جو کہ محبت زیادہ  
 کریگا اور زیادہ حد مجھ کو براویگا اور خراب ہو گا جو کہ مجھے بغض  
 کرے شان میری کریگا فضیلت احمد اور حاکم عمار بن یاسر روایت  
 کئے ہیں کہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کو کہ شقی

نام کے دو میں ایک انکا قوم ثمود میں سے عاقراً تھا کہ امر تھا دوسرا جو  
 نملکو شہید کر گیا خون اس حلق کے اس لمحہ کو ترک کر گیا اور کئے طرق  
 یہ حدیث مذکور ہی فضیلت عبد الرحمان اپنے باپ کے روایت کئے  
 ہیں کہ کہی انہوں نے کہ عمر بن خطاب کے ایک مسئلہ استفسار کیا حضرت عمر  
 حضرت علی کو طلب کر جواب اسکا حاصل کر ارشاد فرمائی کہ یہ جواب  
 ہی فضیلت شریح بن ہانی سے مروی ہی کہ جی بی عائشہ صدیقہ  
 رضی اللہ عنہا سے صحیح خفین سے سوال کئے جی بی صاحب فرمائی کہ علی  
 سوال کرو چمن تیسرے کیفیت شہادت میں حضرت علی کریم اللہ ہو  
 طلسم کشایان گنج اسرار ولایت کے ایسا نقل کرتے ہیں کہ بعد وفات  
 حضرت عثمان فی الثورین کے اہل مدینہ دست مبارک پر حضرت علی رضی  
 اللہ عنہ بیعت کی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا بیعت کئے

اس ہی واسطے حضرت مرتضیٰ وقت بیعت کی فرمائی کہ ید شلا و بیعت  
 لم تتم بعد چند روز کے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ  
 بصرہ کے طرف جا کر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب کئے  
 اور فیما بین مقابلہ رہا حتی کہ زبیر و طلحہ تیرا ہزار مردم قتل ہو چکے  
 قاتل کو حضرت مرتضیٰ فرمائے کہ بشر وہ بشار یعنی بشارت ہو  
 اسکو نار جہنم سے اور ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص اپنے کو ہلاک کر وہاں  
 جہنم ہوا حضرت مرتضیٰ بعد استماع اس حادثہ کے فرمائی کہ صدق رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اس جنگ کے فیما بین حضرت مرتضیٰ  
 و حضرت معویہ کے مقابلہ و مقاتلہ رہا کہ قصہ اسکا اگر لکھا جاوے  
 ایک قطر علیہ ہوتا ہی یہ مختصر گنجائش اسکے نہیں کہتی ہی و زمین  
 میں شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مختصر کیفیت بیعت



حضرت علی کی مذکور ہو چکی اعادہ کرنا اسکا حاجت نہیں رہا۔  
 شہادت حضرت علی کا یہ ہوا کہ جب فیما بین حضرت مرتضیٰ اور حضرت  
 معاویہ کے معاملہ شدید ہوا کہ تمام لوگ اس حادثہ سے تنگ ہوئے  
 مکہ شریفین عبد الرحمان ابن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور عمر  
 بن بکر تمیمی جمع ہو کر مشورت کی کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ  
 بن ابی سفیان اور عمر بن العاص کو ایک شب میں قتل کر تمام خلافت کو  
 راحت دیوں ہم عبد الرحمان بولاکہ میں علی کو اور برک بولاکہ  
 میں معاویہ کو اور عمر بن بکر بولاکہ میں عمر بن العاص کو قتل کرتا ہوں یا ہم  
 مشورت کئے کہ گیارہویں تاریخ یا ستویں تاریخ شہر رمضان میں  
 یہ واقعہ طہو ہو و پھر ہر ایک اپنی راہ فی عبد الرحمان کو فی ہن اگر  
 خواجے ملکر سب حال اور ارادہ اپنا ظاہر کیا اور حضرت علی جمعہ کے

شب کو ستروین شہر رمضان سن چالیس میں ہجرت خواب بخت  
 بیدار ہو کر حضرت حسن کو فرمائے کہ میں ابھی وقت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ام  
 ایک مجکواذیت اور تکلیف بہت پہنچی حضرت جواب ارشاد  
 فرمائے کہ انکے واسطے خدا کے پاس دعا کرو میں خدا سے دعا  
 کہ اے اللہ تعالیٰ انکو مجھے بدل کر کہ انے مجکو بہتر دے اور مجکو انے  
 بدل کر کہ مجھے اشراروں پر مقرر فرما جب اس تکاح نمودن اور  
 کہ الصلوۃ الصلوۃ عبد الرحمان جلیل ہو کر ایک  
 شمشیر شریف پر مارا کہ زخم اسکا کان تک اُترا  
 اور اس ملعون کو حاضرین کپڑی جمعہ اور ہفتہ کے روز اسکو کہی حضرت  
 مرتضیٰ شہید ثانیہ میں وفات فرمائی حضرت حسن و حسین عبد اللہ بن جعفر

حنفیہ دروازہ  
 جو کوفہ میں ہے  
 صلوۃ الصلوۃ

غسل دی اور امام حسن رضی اللہ عنہ نماز جنازہ پڑھی اور بیت الامار  
 کو فہ میں دفن کر عبد الرحمن بن ملجم کہ مات پاؤں کاٹ کر لگ میں  
 جلا دئی اور سند رک میں سیدی منقول ہے کہ ابن ملجم قحطام جو خارجیہ  
 عاشق ہو کر نکاح کیا اور پھر اسکا تین ہزار درہم اور قتل حضرت قسری  
 مقرر کیا اور کو فہ میں اگر شمشیر کو ہزار درہم دیکر خرید کر زہر پلایا ابو  
 بن عیاش سے مذکور ہے کہ بسبب خوف خوارج کے روئے مبارک  
 بی نشان کی اور شریک کے جنازہ مبارک کو حضرت حسن بن علی  
 لیکن ابن عباس کر سعید بن عبد العزیز سے نقل کئے ہیں کہ بعد وفات کے  
 جنازہ مبارک کو خلیفہ رابع کے واسطے دفن کرنے ہمراہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے شتر پر لیکر چلے شتر راہ میں شرارت کر فرار ہو  
 یہاں گیا معلوم نہیں بعض نے کہے ہیں کہ وہ شتر بلا وطنی کو گیا وہاں کے

لوگ غنیمت کو اتار کر دفن کی جستجو میں مرقوم ہی قسام کو قوت نکاح کے  
 ابن محمد بولا کہ اگر مجھ کو ملے میں علی کے نہیں مارنگی تجھ کو شادی کرنگا  
 اور اگر قتل کرینگی جنت ہی اور ایک روایت میں ہی کہ ہمراہ ابن محمد  
 کے شیب بن بحرہ ہی تھا اول شیب ثلث ہکا خالی گیا  
 پہر ابن محمد مارا اور شیب فرار ہوا اور حضرت علی رضی اللہ  
 عنہ قسام کے باپ کو قتل فرمائی تھی اسطو لے وہ خصوصیت  
 سے رکتی تھی اور مدت خلافت چار سال چار مہینے اور دوسرے  
 روایت میں چار سال پانچ مہینے تھے اور عمر شریف بائیس سال کی  
 وقت وفات کے تھی اور نقش خاتم حضرت علی کا نعم اللہ اللہ  
 تھا شامل مبارک شامل مبارک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے  
 استیعاب میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ تھے حضرت

متوسط قامت مایل بکوتاہی سیاہ چشم نہایت پاکیزہ چہرہ حسن  
 گو یا کہ چودوینات کا چاند کلان شکم چوری پست قوی و سخت  
 باریک و ریزاک کردن گو یا صراحی چاندی خالص کے تابان ہی تھا  
 جبین اور منہ مبارک جانب مقدم سے بے موگہندار اور بڑی  
 داری بلند و سخت بازو سر انگشت مانند شیر کے اور بازو بسبقت ہی  
 دست کے جدا معلوم نہیں ہوتے اور وقت چلنے کے نہایت  
 جلدی وقت سے چلتے حضرت مرتضیٰ اگر کو کاٹا پڑتے اسکو چھوڑ  
 قدرت نہوتی گو یا جان اسکی کپڑی فریاد بہار جسم مضبوط اور قوی سا و دست  
 وقت چلنے کے جنگ میں ہرعت اور قوت کا چمک چو تہا کرامات میں حضرت کو  
 مشکل کشا حضرت علی حید رضی اللہ عنہ کے کرامات میں حیدر کرار  
 روایات بشمار و حکایات عجیبہ اور وہیں کرامت روایت صحیحہ

ثابت ہوا کہ حضرت مرتضیٰ جب آپ پر ارادہ ہوا ایک کار کا بکاول  
 میں قرآن شریف شروع کر دیا سر رکاب میں قدم رکھتے تھے  
 اتمام قرآن مجید کا کرتے کر امت اسمائت عیسٰی رضی اللہ  
 عنہا سے روایت ہی کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائی کہ جس  
 حضرت علی مرتضیٰ میرے بستہ نہایت خائف ہو میں کو واسطے  
 کہ زمین علی مرتضیٰ سے کلام کرتی اور اخبارات ظاہر کرتی تھی صبح کو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کرے میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ شکر کے فرمائے کہ ابی فاطمہ مبارکباد  
 تمکو ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے شوہر کو ساری خلائق پر فضیلت اور برتری  
 عنایت کیا اور زمین کو حکم کیا کہ اسے اخبارات جو کچھ کہ روی  
 زمین میں مشرق سے مغرب تک ہو و ظاہر کرے کر امت

جب امیر المومنین علیؑ حیدر کرم اللہ وجہہ کوفہ میں رونق افروز ہوئے  
 حضرت ہمراہیوں میں ایک جوان تھا کہ ہموارہ خلیفہ کے مخالفوں  
 محاربہ و جنگ کرتا وہ جوان ایک عورت کوفہ میں نکاح کیا ایک  
 حضرت امیر المومنین بعد نماز صبح کے کسی شخص حاضر کو فرمائی کہ فلاں  
 محلہ میں جاؤ اس جا ایک مسجد اور اسکے پہلو میں ایک مکان ہے اس  
 ایک عورت اور مرد رہتے ہیں کہ باہم جنگ کرتے ہیں انکو طلب  
 کر لے آئیو وہ شخص بلا مرا جاؤ دو نو کو حاضر کیا امیر المومنین اس  
 مخاطب ہو فرمائی اگلی شب کو باہم تمہارے بہت نزاع ہے  
 وہ جوان عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں اس عورت نکاح کیا جب  
 وہ سبے مقاربت کے نزدیک اسکے کیا میں مجکو نفرت پیدا ہوئی کہ  
 اگر ممکن ہو تا اس عورت کو اس ہی لحظہ اپنے سے جدا کرتا وہ عورت

مجھے جنگ نزع شب سے یہاں تک کہ حکم طلب حضرت آیا کہ  
 یہی حضرت امیر اہل مجلس کو فرمائی کہ بہت امور ایسے ہیں متجاہدین  
 اطلاع کئی جاتی ہی غیر و نکو اطلاع کرنا مناسب نہیں سوا وہ زوج  
 و زوجہ کے دوسرے لوگ بیرون خلافت سر امیر المؤمنین اس  
 عورت کو فرمائی کہ تو اس مرد کو جانتی کہ کون ہی وہ عورت  
 انکار اطلاع سے کری حضرت مرتضیٰ فرمائی کہ میں تجھ کو یاد دلاتا ہوں  
 اور واقف کرتا ہوں مگر تو انکار امرار حق سے متکروہ عورت  
 عرض کئی کہ یا خلیفہ میں انکار ہرگز نہ کرونگی پھر حضرت علی مرتضیٰ  
 رضی اللہ عنہ فرمائی کہ تو فلان بیٹی فلان کی ہی یا نہیں وہ عورت تصدق  
 کی پھر فرمائے کہ تیرا ایک چچا یہاں ہی تھا کہ تم باہم بہت دوست  
 و موافقت رکھتے وہ عورت عرض کی کہ سچہ ہی یا امیر المؤمنین



پھر حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمائی کہ باب تیرا چاہا کہ اسے تجھے  
 نکاح کر دے اور اس کو مکان سے باہر گیا وہ عورت کہی کہ سچہ فرما  
 یا امیر المومنین پھر فرمائی کہ تو میرا روز باہر مکان کے واسطے قضا جات  
 کے گئی اور وہ شخص تجھ کو بکر کر مجامعت کیا اور تو اس نطفے سے  
 حاملہ ہوئی اور اس قصہ کو باپ پوشیدہ کر مانے اپنے طاہری  
 جب دروزہ شروع ہو تیری مان تجھ کو گھر سے ایک گھر چلیا  
 جنائی جب لڑکا تولد ہوا تیری مان اس فرزند کو پارچہ پین لست کر  
 گھر پر دے دی اور ایک کٹا اگر اس کو سونگنے لگا تیری مان واسطے  
 دفع کے ایک پتھر سے کٹے کو ماری وہ پتھر بھیکے سر کو لگا کر سے  
 اس کے خون نکلا تیری مان ایک پارچہ سرا کا بانڈ کر چھوڑائی پھر حال  
 تکہ معلوم نہیں کیا ہوا وہ عورت عرض کی یا خلیفہ رسول جواب

ارشاد فرمائی مال ایسا ہی ہی سوا میرے اور بان کو میرے تیسرے  
 اطلاع اس حال سے نہیں تھی حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ  
 فرمائی کہ فلان قیدی اس کو دک کو لیجا کر پرورش کی جائے براہوا  
 ہمراہ اس قیدی کے کوفہ میں آیا اور وہ لڑکا تجھے نکاح کیا پس  
 جوان کو آخر فرما کہ سر برہنہ کروہ جوان سر برہنہ کیا اثر اس سنگ  
 سر پرانکے موجود و حاضر تھا پہر عورت کو فرمائی کہ یہہ فرزند تیرا  
 خدا تعالیٰ اوسے کہ تو اوس پر حرام تھی بچا یا اب اپنے فرزند  
 مکان میں لیجاوہ دونو چلے گئے کرامت ایک روز اہل کوفہ  
 خلیفہ رابع کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت زیادتی آفات کی  
 کہ یا خلیفہ تمام کشت و زار خراب ہو گئی آپ حق تعالیٰ سے دعا فرمائی  
 کہ آفات کم ہو و خلیفہ رسول اللہ و مان سے دار الخلافت میں

رونق افروز ہو گا اور تمام لوگ امیدوار دولت سر پر حاضر رہے  
 امیر المؤمنین جب وعامہ شیعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 عصا مبارک دست شیر زمین لیکر آپ پر سوار ہو طرف فوات کے  
 توجہ فرمائے صاحبزادگان بلند اقبال اور تمام لوگ ہمراہ رکاب تہ  
 انتساب ہو کناؤ فوات پر تشریف فرما ہو دو رکعت خفیف افاکہ  
 عصا محمدی کو ثبات میں لیکر عمرہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت امام  
 و امام حسین رضی اللہ عنہما کے پل پر پہنچیں ہو کر عصا اب کو  
 کئی آفات ایک گز کم ہوا پھر حضرت مرتضیٰ ارشاد فرمائے کہ سقد  
 کم ہونا کافی نہیں حاضرین عرض کیے کہ اس سے زیادہ کم ہونا خواہش نہیں  
 دو مرتبہ اشارہ کی جب پانی تین گز کم ہوا حاضرین ایک شور مچا  
 اس قدر کافی ہی یا امیر المؤمنین پھر حضرت امیر المؤمنین دولت سر

نہفت فرمائی کہ مہمات ایک وقت کسی سفر میں خلیفہ کا گزرمیدان  
 کر بلا میں ہو چاہے رست اور جانب چپ متوجہ ہو کر بہت گریہ کر  
 ارشاد کی کہ واللہ یہی جابے اشتہار تھانی اور شہید ہو گئی ہی اصحاب عرض کئے  
 کہ یا امیر المومنین یہ موضع کونسا ہی اور کون سے قوم مارے جاوینگے  
 فرمایا کہ یہ موضع کر بلا ہی اور اس جائے ایک قوم مارے جاوینگے  
 بحساب جنت میں داخل ہو گئے اور کچھ اثر اور نشان اسکا بیان فرمایا  
 لوگ بھی کہتا ویں اسکی نکتے حتی کہ امیر المومنین و امام المسلمین سیدنا  
 امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو کر مہمات حق تعالیٰ واسطے  
 حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو وقت آفتاب کو بیوقت  
 واپس کیا پہلا وقت حیات میں جناب رسالت مآب علیہ السلام  
 کے کہ ذکر اسکا موجب زیادتی کلام کا ہی دوسرا وقت بعد از

رسالت مآب کے قصہ اکا پیہ ہی کہ جب لشکر خلیفہ کا طرف بائیں کے  
 توجہ کیا جبکہ روفات پر پہنچا خلیفہ رسول اللہ چند اصحاب کے مازاد  
 فرمایا باقی اصحاب واسطے عبور چار یا یوں اپنے متوجہ ہوئے کہ ناگہان  
 آفتاب غروب کیا اصحاب مرتضیٰ باہم اس امر میں کلام کئے  
 جب یہ خبر امیر المومنین کے سماعت ہایوں میں پہنچی امیر خدا کے جنان  
 دعا مانگی حقتعالیٰ آفتاب کو امر فرمایا وہ جہت فقہری کیا جب  
 اصحاب نماز سے فارغ ہوئے آفتاب پھر غروب کیا وقت غروب کے  
 آواز مہیب لگا آتی تھی ہادی کہتے ہیں کہ ہم تمام لوگ غایب ہوئے تسبیح و تہلیل و استغفار  
 شروع کئے کہ امنت اکر و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے  
 اصحاب کو فرمائی کہ کچھ تدبیر ایسی کیجئے کہ آخر کام اپنا معلوم ہو و کھجما  
 عرض کئے کہ تدبیر کی کچھ معلوم نہیں معاویہ کہے کہ اس مال کو علیٰ ارباب

ایک تدبیر سے دریافت کیا جاوے جو کہ انکے زبان پر گزریگا امر حق  
 ہو گا نہ باطل۔ پہر تین شخصوں کو اپنے معتمدوں سے طلب کر فرمائی کہ تم  
 کوئی میں ایک کے بعد ایک جا کر مر جانا میرا طاہر کرو لیکن کیفیت میں  
 اور تاریخ و ساعت مرگ اور امامت نماز جنازہ میں اور موضع  
 دفن میں متحد و متفق اللفظ والمعنی رہیں تا اختلاف نہ معلوم ہو  
 تین شخص شام سے طرف کوفہ کے گئے اور ہر روز ایک ان تین میں سے  
 داخل مدینہ ہو کر مر جانا معاویہ کرتا لوگ غافل اس شخص کو نبات  
 خوشی سے خلیفہ کے حضور میں لاتے خلیفہ کچھ جواب نہ بلکہ خاموش  
 رہے اہل کوفہ خلیفہ کے خدمت فیضد رحمت میں عرض کی کہ اب  
 قرین بصدق ہوئی ایک جہد مقابل مر گیا یہ آپ اس خبر سے مسرور ہوئے  
 موجب اسکا کیا ہی امیر المومنین فرمائے کہ کہی یہ خبر صحیح نہیں بلکہ باطل

انتقال نہیں ہوگا جب تک کہ یہ اور اشارہ فرمائے لیجیہ مبارک کے طرف  
 پھر فرمائی کہ اسے اور اشارہ گلوئی مبارک کے طرف کہ فرما کہ رنگین  
 ہووے اور بیٹا کلجے کے چاہنے والی کا اسے لعب نکر گیا  
 وہ تینوں اس خبر کو معاویہ کے پاس لگئے کہ امت امیر المؤمنین  
 امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب فاطمہ حضرت مرتضیٰ کا  
 ہوا کہ آواز آئی کہ گوئید کہتا ہی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور اس بندہ خدا کو  
 ہمارے پرچہ پور دیو ہلوگ باہر مکان کے چلے گئے پھر ایک آواز آئی کہ محمد علیہ  
 السلام اور خلفائے اگلے گزرے اب نکاہا بانی امت کی کون کریگا  
 دوسرا جواب دیا کہ جو کہ پیروی انکی کریگا اور انکی چال پر چلیگا اور ان  
 موقوف ہوئی ورنہ مکان کے اگر حضرت مرتضیٰ کو غسل کئے  
 ہوے اور کفن میں پیچیدہ دیکھے ہم کرمات حکایت ہی کہ

مارون رشید اکر وز میدان غزنین میں واسطے شکار کے نکلا ہوا  
 ایک مقام میں پناہ گیر ہوئے ہر چند کہ سگ و چیتہ وغیرہ جانوروں کو واسطے  
 شکار کے رہا کی پھر ملت ایسی کچھ شکار نکلی مارون رشید وجہ اسکی  
 دریافت کیا ساکنین و مان کے ظاہر کئے کہ ہم اپنے بزرگوں سے اور  
 ابا و اجداد سماعت کئے ہیں کہ اس جائے مزار مبارک اسد اللہ  
 الغالب حضرت مولانا مشکل کشا کی ہی ٹارون رشید ہر سال اس مقام میں  
 عرس شریف اور زیارت کرتا کرہٹ امام مستغفری ایک صالح  
 حکایت لکھے ہیں کہ کہی انہوں نے کہ اکر وز خواب میں دیکھا میں کہ حشر  
 برپا ہی اور تمام خلایق حساب گاہ میں حاضر ہیں اور پہل صراط قائم ہی  
 پہل صراط سے گذر امین ناگہان نظر کیا کہ خاتم الرسل و ساقی روز قیامت  
 و شفیع امت گنہ گاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنار حوض



کوثر پر طوبہ آراہیں اور سیدنا حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما  
 خلائق کو آب کوثر مرحمت کر رہے ہیں و ہر صاحبِ جزاء و نیکو  
 میں کہ محکوم ہی آب و دیونگے صاحبِ جزاء آب عنایت فرمائے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ  
 صاحبِ جزاء و نیکو امر فرماؤ میں کہ محکوم آب کوثر سے سرفراز کریں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ محکوم آب و دیونگے پھر بے سکا دریا  
 گیا میں و جواب ارشاد نبوی ہوا کہ ایک شخص تیرے محلہ میں ایچ طالب  
 کو بد کہتا ہی اور تو اس حرکت سے اکو منع نہیں کرتا عرض کیا میں کہ  
 یا رسول اللہ خوف کرتا ہوں کہ وہ شخص محکوم ہلاک کرے اور طاقت  
 مدافعت اُسکی نہیں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چہری  
 محکوم عنایت کر فرمائی کہ اب تیرا کرا سکا و میں جواب میں ہنس چڑھے

اسکو قتل کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو  
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسب الامر اسکو قتل کر آیا ہوں میں پھر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امر فرما  
 کہ اسکو آب کوثر دیو صاف جڑا دے مجکو آب کوثر سرفراز فرمائے  
 اب یاد نہیں کہتا ہوں کہ میں اب کوثر پیا یا نہیں جب خواب  
 بیدار ہوا نہایت خوف اور وحشت مجکو غالب ہوئی پھر صبح  
 وضو کر نماز میں مشغول ہوا جب صبح ہوئی آواز ماتم کی آئی کہ فلا  
 شخص کو کوئی بستر خواب میں مار گیا ہی کہا میں بجاں ابد کیسے  
 خواب عجب است ہی حاکم کے لوگ اگر اسکے اہل محلہ کو پکڑ  
 لینگے اور میں بے طلب حاکم کے خدمت میں جا کر کہا میں قاتل اس شخص  
 کا ہوں حاکم بولا کہ خرابی ہو و تجھ پر کس واسطے قتل کیا تو پہر میں

قصہ خواجہ کا ظاہر کیا میں عالم منصف تھا بولاکہ جبراک اللہ خیر تو او  
 تیرے قوم تمام بگناہ ہیں اور ب کو ریا و خست کیا کرست  
 مدینہ طیبہ میں ایک بدبخت تھا کہ خدمت میں امیر المومنین حضرت علی  
 کرم اللہ وجہہ کے کلمات ناشایستہ کہتا سعد بن مالک اسکے حق  
 دعا بد کی ایک روز وہ بدبخت اپنی شتر کو قلابہ سے دروازہ کی باند  
 مسجد نبوی میں اندر مجلس کے اگر بیٹھا وہ شتر بچہ تھوڑی دیر مسجد میں  
 اگر اپنی مولا کو منہ میں بکر کر اٹھا اپنے سینہ کی نیچے لیکر ملد الا عوذ  
 بِاللّٰهِ مِنْ سُوْرِ النَّحْمِ وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَرِزْقَاتِ تَوْبَةٍ نَّصُوْا بِحَرَمَةِ  
 رَسُوْلِ الْغُلَامِ وَصَاحِبِ قَوْسِیْنِ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
 بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ ۝ ۱۵  
 قطع تاریخ شہنشاہ شورشاعری سریر آراشی شہر

سختو ری خباب مولوی حافظ میر حسن الدین فضل منظم

تصنیف کرد یک سال	فضل رحمان محفل ارباب
سال تکمیل تصنیف فرمود	بنوشت کتاب بخت افزا

ایضا

عصری عرض کیوں آن کی مکہ ای	فضل رحمان جی عالم دانا معصوم
حال اصحابی ہیں سے کتاب ایک لکھی	اسکی تاریخ کریں آپ بھی کوئی منظوم
وہیں مباحثہ تاریخ یہ ارشاد ہوئی	حال اصحاب کبار سیدنی لکھن قومی

قطعه تاریخ مترشحہ خامہ کھر ریز احمد علی صاحب عصر

مولوی فضل رحمان منضم	عالم و علامہ فقہ و اصول
مفتی مینادی شرع متین	انتخاب دہر از اہل قبول
دوستان سندان چکل در باغ شبنم	دشمن با و دایم دل ملول

کودتصنیف یک رسالہ در سیر	حال اصحاب نبی مری روی شمول
عصر سالش نحوی منکر مکتب	جملہ اخبار اصحاب رسول
قطعی تاریخ قدح خوار مشربستان بلاغت منشی عبد الصمد صاحب	
کتاب گشت قوم و فضایل اصحاب	رحسن صدق و صفای خبا بولانا
صمد چودری تاریخ او نمود مکر	ندیم آمدہ زیب فضایل الشہداء
ولہ	
حال اصحاب میں ہو جی ہے صمد	فضل رحمان سے اک عجیب کتاب
پڑھ یہ تاریخ با سرائی	چار کلزار نسخہ اصحاب
قطعی تاریخ ارقا و حسین نسق	
منصف فضل رحمان مولوی	آفتاب آسمان عتلا
شمع نور افروز بزم اہل فضل	نخل بند بوستان اہل فضل

گلشنِ باغ فصاحت کاثر	گوهرِ کانِ بلاغت بی بها
نکتہ دان و نکته مسج و نکته و	اہل علم و حلم و ہم جو و سخا
بہر فیض خلق اک نشہ عجیب	مدحت اصحاب کبر میں گلیا
ہی ہی تاریخ اتام کی نسق	بینمراں گلزار شہد اہو گیا

قطعہ تاریخ حکید قلم فصاحت شیم خودہ علام محمد متخلص صاحب

عندلیب نہ وقت صبح میخواند این نوید	در گلستان فصل گل آمد بہنگام سعید
حرف زن گرد و ہمین وصف عبدالعزیز	شہر انصاف و ہر عالم بالارید
در بلاغت و فصاحت ہم علم و ہم عمل	ایزداد و ادب جان کتبی عالم آفرید
مغنی یکسان را بہدایت خلق را	حسب فرمان خدا از وعدہ و ہم از وعدہ
ہست غنقش فضل جان و فضل اللہ	و شمنانش با دلرزان ایما مانند بید
نشدہ اسحاق بنی تصنیف کرد	تا مفصل جان بر دلہامی ماکر و پید

سال اتا مشخسین تجریر کردم احدا  
شد عجیب ایجا نامی پیر و شهباز

وله

مولویم عبد قادر مصنف و علامه	وقف تفسیر قرآن و حدیث با
چون کنم توصیف او را از زبان خود	شهر انصاف و عدلش مشهوری تنها
و شمنانش با دایمال ستون فلک	دوستانش حق مدار و دو خورم
فضل رحمان است فرزند فیض الله	حق دارد در جهان با عمر و دولت ایا
نسخه ایجا فرمودست و علم سیر و اخلاص	خوش قضا خوش بلاغت از طبع را
مشتمل بر وصف اصحاب بای کرام	هم ز صبر و هم شکیبایی شهید ایا
مژده ماتن با حمد و از تار و نخ ختم	بی بیا و صفا و صف و دستار مصطفی

ایضا

بنای من بر ساریک خوش تصنیف لانا  
که چنانکه نام بی شهباز و علامه

کہا تاریخ اسکی یہ غلام احمد اکرم	ہوا مجموعہ کیا مطبوع تعریف صحابہ
----------------------------------	----------------------------------

۔	ولہ	۔
---	-----	---

کئے تیار مجموعہ مری جب لو حساب	برایں ہر مقاصد شیخ و شاکلے
کہی تاریخ تمام اسکی احمد بصدفرت	ہوا نسخہ عجیب و غریب اصحاب کے

تمت



اصف العباد محمد رشید الدین ابن مولوی قاضی محمد حمید الدین صدیقی خزانة الاولاد دین کتاب ستارا که در دست  
 کرامت مالا اصفیاب که حضرت خیر الانام علیه الف الف تحیات سلام بس موجز و مختصر و کم یاب یدم فرجی  
 تمام مطبوع کنانیم تا شتهر آفاق کشته مکنان از خاص عام هر و یاب شوند و یک قصیده نعتیه ز در نو صیف  
 نعلین مبارک حضرت مصطفی سالی الله علیه آله وسلم که از فکر خام این گم نام است و در همین کتاب ختم کتاب این شهر  
 آفاق کشته بقرات بندگان خدا و آرمه موجب مغفرت و استغاثت و اسلا و اعلا کرد و

قصیده  
ای خاتم النبیین کی سحر کرده زلفیا  
بر رخسار خرم نعلین پر گزشتن را با جدا  
لودی ز خاک نعل غرض گزیده دیگر کمر  
با عین قیامت خرم چشم دل صبح و  
فیانی ترا ای باده ای بس لایق بویین  
فازد باین آرزو دل لولیا بوا نقیبا

فصل فی جوید جمیع سنگان

نور عبدالمؤمنی بنظر نور خدا  
فی بابی فی باب دولی وصال  
عمری اگر فرسخ و هرگز نیاید  
و صیف غیب غیب و کما حاج  
فامین شادمانی بهم  
مثال تملک از صدف گری  
نی

من مخلصین تاجیانم و فخر

طبعین گس و منی خدایم مثل  
 هیچ دل جانم از منم این خبر  
 ای بگو که خدای طبعین کجاست  
 تو ندانم که خدایان باشند یا  
 تو ندانم که اگر تو ندانم  
 فی الواقع طبعین یعنی نور الهی

یار بشید خداداد جسم و خلا

و در مدنی باشد اگر غفلت تعذیب  
 و شش و کربشین و اگر کم  
 نیم اگر غفلت بود و عین بل نیم  
 در دیوان علم غفلت بین ترا  
 در رسم قدحان یونان  
 بی شجوه و نیا و دین بی بود مرا

بخشش مبین خود را با غل مصطفیٰ





